

# Classic Urdu Material

اسلام علیکم !!!

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد بمعہ مصنفہ / مصنف کے نام سے محفوظ ہیں۔  
بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز یا مواد سے متعلق مسودہ ویب سائٹ یا مصنفہ / مصنف کی اجازت کے بغیر نقل نہیں کر سکتا۔

نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد/بلاگ / ویب سائٹ کو درپیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔  
نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کلاسیک اردو میٹیریل کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا  
ناول / ناولٹ / افسانہ / کالم / آرٹیکل / شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال  
کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Email Address

[bestreadingmaterial@gmail.com](mailto:bestreadingmaterial@gmail.com)

[Classicnovels04@gmail.com](mailto:Classicnovels04@gmail.com)

Facebook Group: Classic Urdu Material

Facebook Page: <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ان شاء اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتہ کے اندر اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

مزید تفصیلات کے لیے اوپر دیے گئے ای میل ایڈریس پر رابطہ کریں۔

شکریہ

انتظامیہ کلاسیک اردو میٹیریل

## حصار عشقم --

اذ قلم زونیرہ شاہ

مکمل ناول

بابر بلوچ کی حویلی میں ناشتے کی تیاریاں ایسے ہو رہیں تھیں جیسے کسی بارات کا کھانا بنانا ہو۔۔۔۔

بابر بلوچ کی بڑی بہو

تسنیم بیگم نوکروں کو ہدایتیں کر رہیں تھیں۔۔۔۔

جبکی چھوٹی بہو۔۔۔

تبسم بیگم سب گھر والوں کو اٹھانے میں لگی ہوئیں تھیں۔۔۔

گھر میں کل افراد تقریباً دس تھے۔۔۔ لیکن کھانا گیارہ بندوں کا بنتا تھا۔۔۔

وہ اس لیے کہ ان سب کی لاڈلی اور چہیتی بیٹی زرتاشہ دو بندوں کے برابر کا کھانا کھا جاتی تھی۔۔

زرتاشہ ان خوش قسمت لڑکیوں میں سے تھی۔۔۔ جو جتنا بھی کھا لیں موٹی نہیں ہوتیں۔۔۔

تبسم بیگم نے سب گھر والوں کو اٹھایا۔۔۔

بابر صاحب پہلے ہی جاگ چکے تھے۔۔

صرف زرتاشہ اپنے کمرے میں پڑی سو رہی تھی کیونکہ اس کو جگانا ان کے بس کی بات نہیں تھی۔۔

اس کو جگانے کا کام صرف مومنہ ہی کر سکتی تھی۔۔۔۔

زرتاشہ کاکمرہ حویلی کی دوسری منزل پر تھا۔۔۔

مومنہ سیڑھیاں چڑھتی اس کے کمرے تک گئی۔۔۔۔  
آج بھی وہ اسے جگانے کیلئے اس کے سر پر کھڑی تھی۔۔۔۔

اٹھ جاؤ زرتاشہ۔۔۔ مومنہ نے اس کے منہ سے کمبل ہٹایا۔۔۔۔

سب ناشتے کی میز پر جمع ہونگے۔۔۔۔ تمہارا ناشتہ نہیں بچے گا پھر۔۔۔۔

کھانے کے نام پر زرتاشہ آنکھیں ملتی اٹھی۔۔۔۔

کس کی اتنی ہمت کہ میرے جان جگر کو ہاتھ لگائے۔۔۔۔

زرتاشہ نے بیڈ سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔۔۔۔

کون تیرا جان جگر۔۔۔ مومنہ نے حیرانی سے پوچھا۔۔۔

ارے میرا کھانا اور کون --- زرتاشہ نے بے نیازی سے جواب دیا۔۔

اور فریش ہونے کیلئے باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

نیچے آجانا پھر۔۔۔

مومنہ اس کو آواز لگاتی اٹھ کر نیچے آگئی۔۔۔۔

بابر بلوچ کی تین اولادیں تھیں۔۔۔۔۔  
بڑا بیٹا کرامت بلوچ، ان سے چھوٹا بیٹا صابر بلوچ اور سب سے چھوٹا نادر بلوچ۔۔۔۔۔

کرامت بلوچ کی شادی انکے علاقے کی ایک لڑکی تسنیم سے ہوئی۔۔۔

اللہ نے ان کو دو بیٹوں سے نوازا۔۔۔

بڑا بیٹا مصطفیٰ بلوچ۔۔۔ چھوٹا بیٹا حارث بلوچ۔۔

لیکن قسمت کو جو منظور حارث کی پیدائش کے کچھ سال بعد ہی کرامت بلوچ کا انتقال ہو گیا۔۔۔

تسنیم کو اس کا گہرا صدمہ لگا۔۔۔ لیکن اپنے بیٹوں کیلئے اس نے خود کو سنبھالا اور اپنی ساری عمر ان کی تربیت میں صرف کر دی۔۔۔

صابر بلوچ کی شادی تبسم بیگم سے ہوئی تھی۔۔۔  
اللہ نے انکو ایک بیٹی دی تھی۔۔۔

جس کا نام انھوں نے مومنہ رکھا۔۔۔

سب سے چھوٹے بیٹے نادر بلوچ کی شادی فضا بیگم سے ہوئی تھی۔۔۔

ان کو بھی اللہ نے ایک پیاری سی بیٹی دی۔۔۔ جس کا نام انھوں نے زرتاشہ رکھا۔۔۔

-----  
زرتاشہ بچپن سے ہی سب کی آنکھوں کا تارہ تھی۔۔۔

وہ ایک ہنس مکھ طبیعت کی مالک تھی۔۔۔

ویسے تو سب ہی اس کیلئے اہم تھے۔۔۔۔۔  
لیکن اس کا جان جگر تو اسکا کھانا ہی تھا۔۔۔۔۔

-----  
-----  
سب ناشتے کی میز پر بیٹھے تھے۔۔۔۔۔ زرتاشہ ابھی نہیں آئی تھی۔۔۔

ایک خوشخبری دینی تھی تم لوگوں کو میں نے۔۔۔۔۔  
بابر صاحب نے سب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔۔۔

سب انکی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔

مصطفیٰ کی کال آئی تھی۔۔۔۔۔ چھٹی مل گئی ہے اس کو۔۔۔۔۔

انہوں نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

سب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔۔۔ سب سے زیادہ خوش تسنیم بیگم تھیں۔۔۔۔۔

آج اتنے سالوں کے بعد انکا بیٹا جو آرہا تھا۔۔۔۔۔

مصطفیٰ کو تو انہوں نے میٹرک کے بعد ہی کراچی بھیج دیا تھا۔۔۔۔۔

اس نے آگے کی پڑھائی وہیں مکمل کی۔۔۔۔۔

اور اب وہیں جاب کرتا تھا۔۔۔۔۔

ابھی سب اسی بارے میں چہ لگوئیاں کر رہے تھے کہ زرتاشہ کھانے کی ٹیبل پر مومنہ کے  
ساتھ آکر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

مومنہ نے اپنے ناشتے کو اپنی طرف سرکا لیا۔۔۔

نہیں کھا رہی تمہارا ناشتہ۔۔۔ میرا اپنا ہے۔۔۔

زرتاشہ نے ٹیڑھا میڑھا منہ بنا کر کہا۔۔

تمہارا کوئی بھروسہ نہیں۔۔ اپنا بھی کھا جاؤ اور دوسروں کا بھی۔۔۔۔

مومنہ نے ٹونٹ ماری۔۔

دادا جان دیکھیں نا۔۔۔۔ زرتاشہ سے جب کوئی جواب نہ بن پڑا تو اس نے دادا کا سہارا لیا۔۔

ارے بھئی ناتنگ کرو میری پوتی کو۔۔۔۔

دادا اس کی حملیت میں بولے۔۔۔

تنگ نہیں کرتے اسی لیے تو یہ حال ہے۔۔۔

مومنہ نے زرتاشہ کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔

تم تو میرے کھانے سے جلتی رہنا۔۔۔۔ اور اپنا چھپا کر بیٹھی رہنا۔۔  
زرتاشہ نے اس کے کھانے کی طرف جھانکتے ہوئے کہا۔۔

مومنہ نے کھانے پر اپنا ہاتھ رکھ لیا۔۔۔

سب ان کو میٹھی۔ نوک جھونک کو دیکھ کر مسکرا دیے۔۔

زرتاشہ حویلی سے باہر جا رہی تھی حارث کی آواز پر مڑی۔۔

زرتاشہ۔۔ بات سنو

وہ بھاگتا ہوا اس کے پاس آ رہا تھا۔۔

ہاں بولو۔۔ زرتاشہ اپنی ہی دھن میں بولی

کہاں جا رہی ہو۔۔۔

بس یہی پوچھنا تھا۔۔ زرتاشہ نے عجیب سا منہ بنایا

آہاں۔۔۔ میں نے سوچا تمہارے ساتھ چلتا ہونا کیلا جانا ٹھیک نہیں ہے نا

حارث میں بچی نہیں ہوں اور میں بس پاس میں ہی اپنی بکری کے بچے کو گھمانے لے کر جا

رہی ہوں۔۔۔ زرتاشہ نے ایسے خوش ہو کر کہا جیسے وہ بکری کا نہیں اس کا اپنا بچہ ہو۔۔

اچھا تو میں۔۔

ابھی وہ یہیں باتیں کر رہے تھے کہ مومنہ وہاں ٹپک پڑی۔۔ حارث کی بات ادھوری ہی رہ گئی۔

زرتاشہ تم یہاں ہو میں تمہیں پوری حویلی میں ڈھونڈتی پھر رہی ہوں۔۔۔

اب تمہیں کونسا کام پڑ گیا مجھ سے۔۔

زرتاشہ ان کی باتوں سے تنگ آچکی تھی اور بس جان چھڑوانا چاہ رہی تھی۔۔

آج مصطفیٰ بھائی آرہے ہیں نا تو دادا جان نے ان کی پسند کا کھانا بنانے کو کہا ہے۔۔۔ اس

کیلیئے بازار جانا تھا تم چلو گی میرے ساتھ۔۔

مومنہ اپنی بات پوری کر کے جواب طلب نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

آ۔۔ میں۔۔ نہیں یار میں نہیں آتی۔۔

۔۔ اور یہ کون ہیں تمہارے مصطفیٰ بھائی مجھے تو یاد نہیں پڑتے۔۔

زرتاشہ نے اپنے ماتھے کی ایک سائڈ پر انگلی رکھ کے سوچنے والے انداز میں کہا۔۔

یاد ہونگے تمہیں بھی بس شکل بدل گئی ہوگی ان کی اتنے سالوں بعد جو دیکھیں گے۔۔

اس کی بات پر زرتاشہ نے ایک آئی برو اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔۔  
اچھا تم ایسا کرو حارث کو لے جاؤ۔۔ میں تو نہیں آسکتی  
اس نے جان چھڑواتے ہوئے مشورہ دیا۔۔

زرتاشہ کی بات پر مومنہ نے حارث کی طرف دیکھا۔۔  
صحیح ہے آجاؤں گا۔۔۔ مجبوراً اس کو بھی کہنا پڑا ورنہ وہ تو زرتاشہ کے ساتھ جانے کا ارادہ رکھتا  
تھا۔۔

لو تمہارا مسئلہ حل ہو گیا۔۔۔۔۔ اب میں جا رہی ہو  
زرتاشہ یہ کہتی باہر نکل گئی۔۔  
مومنہ حارث کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔ اس کے چہرے کے تاثرات سے صاف پتا چل رہا تھا۔۔  
کہ وہ اس کے ساتھ نہیں جانا چاہتا۔۔

اچھا میں ابھی آتی ہوں پھر چلتے ہیں۔۔۔ مومنہ اس کے تاثرات کو اگنور کرتے کمرے کی طرف  
چل پڑی۔۔

زرتاشہ اپنی بکری کے بچے کو ٹوبلی سے باہر کھلانے لے آئی تھی  
وہ اکثر اس کو اپنے ساتھ لے آتی اور بچوں کی طرح اس کے ساتھ کھیلتی  
ابھی بھی وہ بکری کے بچے کو اٹھائے سہلا رہی تھی اچانک وہ اس کے ہاتھ سے نکلا اور وہاں  
سے بھاگنے لگا  
"ارے، کہاں جا رہے ہو"  
زرتاشہ اس کو پکڑنے اس کے پیچھے بھاگی

وہ سفید رنگ کا جوڑا پہنے، ایک ہاتھ کی انگلیوں میں دو انگوٹھیاں پہنے، دوسرے ہاتھ کی کلائی پر  
گھڑی باندھے ایک ہاتھ سے کارڈرائو کر رہا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ اس کا موبائل پر ٹائپنگ کرنے  
میں مصروف تھا

کراچی میں تو وہ اپنی مرضی کی ڈریسنگ کرتا تھا لیکن کوئٹہ میں تو اسے اپنے دادا کے حساب سے رہنا تھا

ابھی وہ ٹائپنگ کر ہی رہا تھا کہ اس کے موبائل پر کال آنے لگی  
اس نے کال پک کی اور موبائل کان سے لگایا فون سے ایک نسوانی آواز ابھری

"مصطفیٰ یہ کیا طریقہ ہے تم بتائے بغیر ہی نکل گئے مل کر بھی نہیں گئے ایسے کوئی کرتا  
ہے اپنے دوستوں کے ساتھ، تمہیں پتہ ہے شانی کتنے غصے میں ہے"  
مصطفیٰ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

یہ بھی تو سر پرائز ہے اور میں تم لوگوں کو سر پرائز دینا چاہتا تھا  
ابھی وہ یہی باتیں کر رہا تھا کہ ایک بکری کا بچہ اس کی گاڑی کے سامنے آیا  
اس نے جھٹ سے بریک لگائی  
اس کے پیچھے زرتاشہ بھی بھاگتی ہوئی آرہی تھی

"آمیرا بکری کا بچہ بھاگے کیوں تھے"

زرتاشہ پیار سے اسے اٹھا کر سہلانے لگی وہ اس سے ایسے بات کر رہی تھی جیسے وہ اس کی بات سن رہا ہو

مصطفیٰ نے اسے دیکھ کر کال کاٹی اور ماتھے پر بل لیے کار سے باہر آیا

"آپ کا دماغ خراب ہے کیا بکری کو سڑک ہر لیے گھوم رہی ہیں"  
وہ اب اس کے سامنے کھڑا تھا

زرتاشہ نے بکری کے بچے سے نظر ہٹا کر اس کی طرف دیکھا اسے یہ چہرہ دیکھا لگا لیکن اس نے انکسور کیا

"او مسٹر، تمہاری گاڑی میری بکری کے سامنے آئی ہے یہ پہلے بھی تو یہی گھومتی رہتی ہے کبھی کسی گاڑی کے نیچے نہیں آئی آپ کی گاڑی ہی منحوس ہے"  
زرتاشہ اسے اچھی خاصی سنا کر پھر سے بکری کے بچے کی طرف متوجہ ہو گئی

مصطفیٰ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگا

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں، کھائیں گے کیا"

زرتاشہ بھی چپ رہنے والوں میں سے نہیں تھی اس کی نظروں کا بھی جواب دے رہی تھی

"پاگل عورت"

مصطفیٰ نے بس اتنا کہا اور دانت پیستے ہوئے کار میں جا کر بیٹھ گیا  
زرتاشہ منہ کھولے اسے دیکھنے لگی ابھی وہ کچھ کہنے ہی والی تھی کہ اس نے گاڑی سٹارٹ  
کردی

زرتاشہ جلدی سے پیچھے ہوئی اور وہ گاڑی اس کے سامنے سے بھگا کر لے گیا  
زرتاشہ غصے سے اس کی گاڑی کو گھورنے لگی

مومنہ اور حارث بازار سے آرہے تھے مومنہ سامان کچن کی طرف لے جانے لگی حارث بھی اس  
کی ہیلپ کرنے لگا

داداجان وہیں صوفے پر بیٹھے اخبار پڑھنے میں مصروف تھے

تسنیم بیگم گھر کی صفائی کروانے میں مصروف تھیں جبکہ تبسم بیگم کچن میں اپنا کام سرانجام دے رہیں تھیں

مومنہ اور حارث نے سامان کچن میں رکھا اور دادا جان کے پاس آکر بیٹھ گئے

"دادا جان، مصطفیٰ بھائی کب آئیں گے" مومنہ نے اشتیاق سے پوچھا مصطفیٰ اب کیسا دکھتا ہوگا یہ تو اسے بھی نہیں پتا تھا بس اسے دیکھنے کا شوق چڑھا ہوا تھا

"کہا تو اس نے شام کا تھا، شام تک آجائے گا"

دادا جان نے اخبار سائیڈ پر رکھی اور ان دونوں کی طرف متوجہ ہوئے

"تم لوگ بتاؤ کچھ پلین کیا ہے"

دادا جان نے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا وہ بھی اب بچوں کے ساتھ بچوں کے ساتھ بچہ بن رہے تھے

"کس بارے میں" حارث نے تعجب سے انھیں دیکھتے ہوئے پوچھا مومنہ بھی ان کی طرف دیکھنے لگی

"مصطفیٰ جو آرہا ہے، وہ بھی اتنے سالوں بعد تو اس کے ساتھ کہیں گھومنے پھرنے کا نہیں سوچا"

دادا جان نے ان کو ایسے یقین دہانی کرانی چاہی جیسے وہ بہت بڑی بات بھول چکے ہوں

"جی دادا جان، میں نے سوچا ہے"

مومنہ فوراً جوش سے بولی

"میں نے سوچا ہے ہم شہر کا کوئی پارک نہیں چھوڑیں گے ساری پارکس میں گھومے گے، کتنا مزہ آئے گا"

مومنہ خوش ہوتے ہوئے بولی

"تم تو چپ ہی رہو، پارک سے آگے کا تو سوچ ہی نہیں سکتی تم"

حارث نے برا سامنہ بنا کر مومنہ کے ارادوں پر پانی پھیرتے ہوئے کہا

مومنہ عجیب نظروں سے اسے دیکھنے لگی اس سے پہلے کہ وہ دادا جی کو شکایت لگاتی حارث بھٹ سے بول پڑا

"آپ اس کو چھوڑیں دادا جان میں نے بہت اچھا آئیڈیا سوچا ہے، ہم شہر کے سارے ریسٹورنٹ میں باری باری جا کر کھانا کھائیں گے، کیسا ہے آئیڈیا، اب یہ چڑیل کہے گی کہ میں نے اس کو کا پی کیا ہے"

حارث نے بغور دادا جان کو دیکھتے ہوئے کہا

"کیا، کیا کہا تم نے اپنی شکل دیکھی ہے جن جیسی، آئے بڑے مجھے چڑیل کہنے والے"  
مومنہ چڑیل کہنے پر چڑ کر بولی اپنے آئیڈیا کالی ہونے کا خیال وہ خود ہی بھول گئی

"صرف جن، میں تو دیو ہوں دیو"

حارث دونوں ہاتھوں کے ناخن سامنے کر کے ڈرانے والے انداز میں بولا

"تم لوگ ایسا کرو لڑو، آئیڈیا میں سوچ لیتا ہوں"

دادا جان جو کب سے ان کی گفتگو میں آئیڈیا کا ویٹ کر رہے تھے ان دونوں کو لڑنا دیکھ کر بولے دونوں اپنی لڑائی چھوڑ کر ان کی طرف متوجہ ہوئے

"دادا جان آپ دیکھ رہے ہیں یہ چڑیل کب سے آپ کے پوتے سے لڑی جارہی ہے"

حارث نے معصوم سی صورت بنا کر کہا جیسے وہ کچھ کہ ہی نہ رہا ہو

"ہاں بالکل، اور میں اپنے جن پوتے کو بھی دیکھ رہا ہوں"

دادا جان کی بات پر مومنہ اور دادا جان ایک ساتھ ہنسے

حارث نے ان دونوں کو دیکھ کر منہ کھول کر حیرانی سے انہیں دیکھنے لگا

ابھی وہ یہی باتیں کر رہے تھے کہ۔ تسنیم بیگم (حارث کی امی) وہاں آئیں

"امی دیکھیں نا، سب میرے خلاف بول رہے ہیں" حارث انہیں دیکھ کر بچہ بنتے ہوئے بولا

"ارے بھئی کون بول رہا ہے میرے بیٹے کے خلاف" تسنیم بیگم نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا

"یہ دونوں دادا پوتی مل گئے ہیں اور میرے خلاف ہو گئے ہیں" حارث نے ہانپنے کی طرف دیکھتے

ہوئے کہا جو مسلسل منہ بنانا کر اسے چڑھا رہی تھی اور حارث اس سے چڑھ بھی رہا تھا

"یہ تو صحیح نہیں ہے، دونوں دادا پوتی مل گئے اور میرے بیٹے کو اکیلا چھوڑ دیا" تسنیم بیگم نے  
حادث کی سائیڈ لیتے ہوئے کہا

"آپ جو ہیں ان کے ساتھ، تو دادا میرے ساتھ"  
مومنہ پیار سے دادا جان کا ایک بازو پکڑتے ہوئے بولی

"بھئی دادا تو ہمیشہ اپنی پوتیوں کا ہے، پوتے اپنا پڑا خود بھاری کریں" دادا جان نے ہاتھ کھڑے  
کر کے مومنہ کی سائیڈ لی  
حادث نے برا سامنے بنا لیا اور مومنہ اسے چڑانے لگی

وہ دونوں بے شک اب بڑے ہو گئے تھے لیکن ایک ہی گھر میں رہنے کی وجہ سے بچپن کی نوک  
جھونک ابھی بھی جاری رہتی تھی یہی تو اس حویلی کی رونق بنائے رکھتے تھے اور گھر والے انھیں  
دیکھ دیکھ کر جیتے تھے

ابھی ان لوگوں میں باتیں جاری تھیں کہ مصطفیٰ حویلی کے اندر داخل ہوا وہ سب لوگ سامنے  
ہی بیٹھے تھے

"سر پرائز"

مصطفیٰ ان سب کو دیکھ کر جوش سے بولا

سب نے ایک ساتھ اس کی طرف دیکھا

"ارے میرا بچہ آگئے تم" دادا جان نے دونوں بازو پھیلا کر کہا مصطفیٰ ان کے گلے لگ گیا

مومنہ، تسنیم بیگم اور حارث بھی خوش ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے

دادا جان کے بعد مصطفیٰ بیگم سے ملا اور پھر حارث کے گلے لگا

ان سب سے ملنے کے بعد وہ سوالیہ نظروں سے مومنہ کی طرف دیکھنے لگا

"زرتاشہ یا مومنہ"

"مومنہ ہے یہ، زرتاشہ تو کہیں باہر گئی ہے ابھی آتی ہوگی" تسنیم بیگم نے اس کا تعارف کراتے ہوئے کہا

مومنہ بڑے جوش سے مصطفیٰ کو ملی  
آواز سن کر گھر کے دوسرے بڑے بھی وہاں آچکے تھے مصطفیٰ باری باری سب سے ملا اور ان  
سب سے دعائیں لیتا گیا

جب مصطفیٰ سب سے مل چکا تو تسنیم بیگم پیار سے اس کی طرف دیکھ کر بولیں

"جاؤ بیٹا، اوپر تمہارا ک  
راتیار کر دیا ہے تم جا کر فریش ہو جاؤ"

مصطفیٰ نے مسکرا کر ان کو دیکھ کر اثبات میں سر ہلایا اور اپنا بیگ اٹھا کر سیڑھیاں چڑھتا اوپر  
چلا گیا

گھر کی خواتین کچن کی طرف چل پڑیں اور مرد اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے

وہاں اب مومنہ اور حارث کھڑے تھے

مصطفیٰ جیسے اوپر گیا دوسری طرف سے زرتاشہ حویلی میں داخل ہوئی  
"زرتاشہ، کہاں تھی تم تمہیں پتا ہے مصطفیٰ بھائی آگئے ہیں"  
اسے دیکھ کر مومنہ اس کی طرف بڑھی

"اچھا، کہاں ہیں وہ" زرتاشہ نے آس پاس دیکھتے ہوئے پوچھا

"وہ اپنے کمرے میں فریش ہونے کیلئے گئے ہیں" اس بار حارث بولا وہ بھی ان کے ساتھ آکر  
کھڑا ہو گیا

"ہاں، یار اتنے پیارے ہو گئے ہیں نا وہ، ایسی ڈیشنگ پر سنیلٹی کہ تم دیکھتی رہ جاؤ گی"  
مومنہ نے دونوں ہاتھ ہلا کر ایسے انداز میں بولا جیسے مصطفیٰ سے خوبصورت اور کوئی نہیں  
ساتھ ساتھ وہ حارث کی طرف بھی دیکھ رہی تھی اصل میں تو وہ اسے ہی چڑا رہی تھی

حارث نے اس کی بات کا کوئی خاص ری ایکشن نہ دیا مومنہ نے منہ مچوڑ لیا

"میں بھی چیلنج کر کے آتی ہوں، بکریوں کے ساتھ سارے کپڑے ہی گندے ہو گئے ہیں"  
زرتاشہ اپنے کپڑوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولی اور پھر ان دونوں کی طرف دیکھا

"ہاں ٹھیک ہے تم جاؤ، میں زرا کچن میں ہیلپ کرادوں" مومنہ نے اس کو جانے کا کہا اور  
خود کچن کی طرف چلی گئی

زرتاشہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر کی طرف جانے لگی  
"زرتاشہ"

حارث کی آواز پر اس نے مڑ کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا  
اور ابرو اوپر کیے

"وہی سوٹ پہننا جو میں نے عید پر تمہارے لیے پسند کیا تھا"  
حارث نے اپنی خواہش ظاہر کی اور پھر ہاتھ پیچھے لے جا کر اپنا سر کھجانے لگا

زرتاشہ اسے دیکھ کر مسکرائی  
"ٹھیک ہے" وہ مسکرا کر اسے کہتی اپنے کمرے کی طرف چل پڑی

(دوسری طرف)

مصطفیٰ اوپر آیا تو اسے سامنے دو کمرے نظر آئے ان دو کمروں کے آگے ایک گیلری نما جگہ تھی  
پھر اس کے بعد سیڑھیاں تھیں جو تیسری منزل (چھت) کی طرف جاتی تھیں

مصطفیٰ کبھی ایک کمرے کے دروازے کی طرف دیکھتا تو کبھی دوسرے کی طرف  
آخر خود سے ہی فیصلہ کر کے وہ ایک کمرے میں چلا گیا

کمرے میں آکر اس نے اپنا بیگ زمین پر رکھا اور کمرے کا جائزہ لینے لگا

کمرے کے ایک کونے میں دیوار کے ساتھ لگا بیڈ تھا جس پر پھولوں والی چادر بچھی ہوئی تھی  
اس کے ساتھ ہی ڈریسنگ تھا جس پر میک اپ کا ہر سامان پڑا تھا دوسرے کونے میں ایک  
الماری کھڑی تھی جس کے ساتھ ہیل والی سینڈل رکھی ہوئیں تھیں

"لگتا ہے میں غلط کمرے میں آگیا ہوں"

مصطفیٰ یہ سوچتا بیگ اٹھا کر باہر نکلا اور سامنے آنے والی زرتاشہ سے ٹکرایا

"اے ہے" زرتاشہ نے اپنا سر پکڑ کر اس کی طرف دیکھا مصطفیٰ نے اس کی طرف دیکھا  
"تم" دونوں نے بیک وقت کہا

"تم میرا پیچھا کرتے کرتے یہاں تک آگئے اور تو اور میرے کمرے میں بھی گھس گئے"  
زرتاشہ دیدے پھاڑے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی

"او میڈم، مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے تمہارا پیچھا کرنے کی، اور عجیب پاگل ہو یا میرے گھر میں  
کھڑے ہو کر مجھے ہی باتیں سنارہی ہو"  
مصطفیٰ جھنجھلا کر بولا

"تمہارا گھر، اب اور کوئی بات نہیں بنی تو اپنا گھر ہی لے آئے تم رکو میں دادا جان کو بلاتی ہوں"  
زرتاشہ نے جانے کیلئے قدم بڑھائے ہی تھے کہ تبسم بیگم اس کو پکارتی ہوئیں وہاں آئی

انھوں نے دونوں کی طرف دیکھ کر کہا  
"زرتاشہ، مصطفیٰ تم لوگ یہاں کیوں کھڑے ہو"

ایک دوسرے کے نام جان کر دونوں نے حیرانی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

"مصطفیٰ بیٹا تم ابھی تک فریش نہیں ہوئے" تبسم بیگم مصطفیٰ کو دیکھ کر بولی  
"فریش ہونے ہی جا رہا تھا غلطی سے اس بن بتوڑی کے کمرے میں گھس گیا"  
مصطفیٰ ابھی ابھی زرتاشہ کو چڑانے کے موڈ میں تھا

"چاچھی، یہ ہامون جادوگر میری اجازت کے بغیر میرے کمرے میں گھس گیا جب میں نے پوچھا  
کہ بھائی کمرے میں کیا کام تھا تمہیں تو الٹا مجھے ہی باتیں سنانے لگا"  
زرتاشہ نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے بڑی ڈھٹائی سے جھوٹ بولا

مصطفیٰ نے آنکھیں پھاڑ کر عجیب نظروں سے اسے دیکھا اسے سمجھ نہ آیا کہ وہ اس کا کیا جواب

دے

"مصطفیٰ بیٹا، یہ ساتھ والا کمرہ ہے تمہارا"  
تبسم بیگم نے ساتھ والے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"جی آنٹی" مصطفیٰ انہیں مسکرا کر کہتے کھا جانے والی نظروں سے زرتاشہ کو دیکھتے بیگ اٹھا کر  
اپنے کمرے میں چلا گیا

زرتاشہ بھی بھنویں اٹھا اٹھا کر اس کو چڑائی جا رہی تھی  
مصطفیٰ کے جانے کے بعد تبسم بیگم زرتاشہ کی طرف متوجہ ہوئیں

"پہلے تو مصطفیٰ شام کو آنے والا تھا اب جلدی آگیا ہے تو بیٹا اب کھانا کھانے کے ساتھ ساتھ  
تمہیں کھانا پکانا بھی ہوگا، کچن میں آکر تھوڑی سیلپ کر دو ہماری"  
"آپ فکر ہی نہ کریں چاچی میں بس کپڑے بدل کر ابھی آئی"  
زرتاشہ نے ایسے انداز میں کہا جیسے کسی محاذ پر جانا ہو

تبسم بیگم مسکرا کر اسے دیکھتی چلی گئیں زرتاشہ اپنے کمرے میں آئی

اور کپڑے نکالنے کیلئے الماری کھولی اور حادث کے کمرے ہوئے کپڑے ڈھونڈنے لگی  
کچھ دیر کے بعد اسے وہ کپڑے مل گئے  
زرتاشہ نے مسکرا کر ان کپڑوں کو اٹھایا اور اپنے بازو پر پھیلا کر دیکھنے لگی  
یہ ایک اورنج کلر کا شورٹ فراق تھا جس پر معمولی سی کڑھائی کی ہوئی تھی اور شلوار بالکل سادہ  
تھی

زرتاشہ نے وہ جوڑا اپنے ہاتھوں میں لیا اور چلنج کرنے واشروم میں چلی گئی

تبسم بیگم، تسنیم بیگم اور فضا بیگم کچن میں کھانا بنانے میں مصروف تھیں دادا جان کی ہدایت  
پر آج وہ سب کچھ بننا تھا جو مصطفیٰ کو پسند تھا

کھانا بنانے والیوں کو انہوں آج چھٹی دے کر شام کو آنے کا کہا تھا لیکن مصطفیٰ کے جلدی  
آنے کی وجہ سے تیاریاں بھی جلدی شروع ہو گئی

"میں سوچ رہی ہوں اتنی مشکل سے مصطفیٰ آیا ہے اب تو اس کی شادی کر کے ہی سمجھوں گی"

تسنیم بیگم کھانا بناتے ہوئے دونوں سے مخاطب ہوئیں

"اگر لیں گے شادی بھی اتنی بھی کیا جلدی ہے بھابھی، ابھی تو بیچارا آیا ہے فوراً دلہا بنادیں اس کو"

فضا بیگم مصطفیٰ کے حق میں بولیں

"فضا سہی کہ رہی ہے بھابھی آج ہی تو وہ آیا ہے زرا گھل مل لے پھر شادی کی بات بھی کر لیں گے"

تسنیم بیگم نے بھی فضا بیگم کی ہاں میں ہاں ملائی

"کہ تو تم لوگ بھی ٹھیک رہی ہو، لیکن مجھے ٹھکڑا لگا رہتا ہے اسنے وہیں کوئی لڑکی نہ پسند کر لی ہو"

تسنیم بیگم نے خدشہ ظاہر کیا

"ارے، ایسا کچھ نہیں ہوگا بھابھی"

ابھی وہ یہی باتیں کر رہیں تھیں کہ زرتاشہ کچن میں داخل ہوئیں

"مومنہ کہاں ہے"

کچن میں داخل ہو کر پہلا سوال اس نے یہی کیا  
"وہ چیلنج کرنے گئی ہے، تم آؤ ادھر میرے پاس میں تمہیں کام بتاتی ہوں" فضا بیگم نے اس  
کو اپنے پاس بلایا اور ایک چمچہ اس کو تھمایا

"یہ چمچہ ہلاتی رہنا اور سالن جلنے لگے تو پانی ڈالتی رہنا"  
فضا بیگم اس کو ہدایت دیتے ہوئے بولیں  
زرتاشہ نے ان کے ہاتھ سے چمچہ لیا اور اس کو سالن میں ایسے مارنے لگی جیسے کوئی حلوہ بنانا  
ہو

"دیکھیں امی، صحیح کر رہی ہوں نا"  
زرتاشہ نے فخر سے فضا بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا  
اسکی اس حرکت پر تینوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہنسی  
زرتاشہ تعجب سے انہیں دیکھنے لگی  
"آپ لوگ ہس کیوں رہی ہیں، میں صحیح نہیں کر رہی کیا"

معصوم سی صورت بنا کر پوچھا

"بیٹا چمچے کو آہستہ آہستہ ہلاؤ سالن بنانا ہے حلوہ نہیں"

تسنیم بیگم نے اسے سمجگاتے ہوئے کہا

زرتاشہ نے اپنے سر پر ایک چپت ماری اور خود کو پاگل کہتی آہستہ آہستہ چمچہ ہلانے لگی

کچھ دیر کے بعد مومنہ بھی وہاں آکر سب کی ہیلپ کروانے لگی

کھانا تیار ہو چکا تھا مومنہ اور زرتاشہ کھانا میز پر لگا رہیں تھیں

گھر کی بیگمات کو انھوں نے تھوڑا فریش ہونے بھیج دیا تھا

اتنے میں داداجان وہاں آکر بیٹھ گئے

"ارے میری شیرنیاں آج کام کر رہی ہیں" داداجان نے دونوں کو دیکھ کر جوش سے کہا

"جی دادا جان، آج تو میں نے اپنا کھانا بھی ڈبل بنایا ہے، اور ایسا کھانا بنا ہے نا آج کہ آپ انگلیاں چاٹتے رہ جائیں گے"

زرتاشہ اپنے کھانے کی خود ہی تعریف کرتے بولی  
مومنہ نے آخری ڈونگا میز پر لا کر رکھا اور مسکرا کر زرتاشہ کی طرف دیکھا

"آج خیال کیجیے گا زرتاشہ ہمیں ہی نہ کھا جائے"  
مومنہ کی بات پر دادا جان بھی ہنس دیے  
زرتاشہ نے منہ بنا کر باری دونوں کو دیکھا اور ناراضگی والے انداز میں ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو گئی  
مومنہ اور دادا جان ایک دفعہ پھر ہنسنے لگی اسے منانے کا ان کا کوئی ارادہ نہیں تھا  
تھوڑی دیر میں مصطفیٰ اور حارث بھی وہاں آئے

مصطفیٰ کینظر زرتاشہ پر پڑی تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی اس کو دیکھنے پر مجبور ہو گیا  
آج اس شورٹ فراق میں وہ بالکل پری لگ رہی تھی  
مصطفیٰ نے دل ہی دل میں اس کی تعریف کی اور اسکی خوبصورتی کا اعتراف کیا

حارث آکر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا اور زرتاشہ کی طرف دیکھ کر مسکرا کر سر ہلا کر اس کی تعریف کی  
زرتاشہ نے بھی جواباً سر ہلایا

"مصطفیٰ بیٹا، آؤ بیٹھو" دادا جان کی آواز پر اس نے چونک کر ان کی طرف دیکھا

"بھئی باقی لوگ کہاں ہیں" دادا جان نے سب کو ناپا کر کہا

"وہ فریش ہونے گئی ہیں ابھی آتی ہوں گی"

مومنہ نے حارث کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا زرتاشہ اس کے ساتھ آکر بیٹھ گئی

تھوڑی دیر کے بعد سب لوگ کھانے کی میز پر جمع تھے س نے ایک ساتھ کھانا شروع کیا

زرتاشہ نے کھانا ڈالتے ہوئے اپنی پوری پلیٹ بھر لی اور دو روٹیاں اپنے سامنے رکھ لیں

مصطفیٰ حیرانی سے اسے دیکھنے لگا

"حیران نہ ہوں بھائی یہ اتنا ہی کھاتی ہے"

مومنہ نے مصطفیٰ کو حیران دیکھ کر زرتاشہ پر ٹونٹ مارتے ہوئے کہا  
زرتاشہ کے منہ میں نوالا تھا وہ بس اسے گھور کر دیکھتی رہی

"اچھا بھائی میں سوچ رہا ہوں آج کالریسٹ تو ہو گیا کل ہم کہیں گھومنے کا پلین بناتے ہیں"  
حارث کھانا کھاتے ہوئے مصطفیٰ سے مخاطب ہوا

مصطفیٰ نے اثبات میں سر ہلایا  
"میں نے سوچ لیا ہے کہ ہم کہاں جائیں گے"  
دادا جان نے کھانا کھاتے ہوئے گفتگو میں حصہ لیا

سب سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھنے لگے  
"میں نے سوچا ہے شیر کی جتنی جگہیں ہم گھوم سکیں وہاں گھومیں گے اور ایک اچھے سے  
ریسٹورنٹ سے کھانا بھی کھائیں گے"

دادا جان نے تجویز دیتے ہوئے کہا

"تو آج شام ہی چلتے ہیں نا مزہ آئے گا" زرتاشہ جلدی سے نوالہ نگل کر بولی

"ہاں یہ بھی سہی ہے تو ہم سب آج چلیں گے"

دادا جان نے پرچوش انداز میں کہا سب ان کی طرف دیکھ کر مسکرا دیے

کھانا کھانے کے بعد سے ہی سب نے باہر جانے کی تیاریاں شروع کر دیں

زرتاشہ شیشے کے سامنے کھڑی خود کو دیکھ رہی تھی مومنہ الماری میں سر دیے کھڑی تھی  
"مومنہ، مجھے سمجھ نہیں آ رہا جوتے کونسے پہن کر جاؤں تم تھوڑی مدد ہی کر دو، گھر والے چپل  
نہیں پہن کر جاؤں گی"

زرتاشہ نے بیڈ پر بیٹھ کر چپل اتارے ہوئے کہا

مومنہ نے الماری میں سے منہ نکالا اور ادھر ادھر دیکھنے لگی

"چپل،،،،، ہاں وہ جو الماری کے پاس پڑی ہیں وہ پہن لو"

مومنہ نے الماری کے پاس پڑی جوتوں کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا

زرتاشہ نے اس کی انگلی کے تعاقب میں جوتوں کو دیکھا اور چلتی ہوئی ان جوتوں کے پاس آئی  
جوتوں کو اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے اٹھایا اور عجیب سی نظروں سے اسے دیکھنے لگی

"یہ تو بہت بڑی ہیل ہے یار کہیں گر گرا نہ جاؤں"  
زرتاشہ نے جوتوں کو گھما کر انہیں دیکھتے ہوئے کہا مومنہ اب الماری سے ایک عدد جوڑا نکال کر  
ہاتھ میں پکڑے دیکھ رہی تھی  
زرتاشہ کی بات پر اس نے اس کی طرف دیکھا

"نہیں یار، نہیں گرتی تم یہ اچھی لگے گئیں"  
مومنہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اپنے سوٹ کی طرف دیکھ کر بولی  
"میں تو یہی پہنوں گی، کتنا اچھا ہے نا"  
اس نے سوٹ کو زرتاشہ کو دیکھاتے ہوئے کہا

"ہاں اچھا ہے" زرتاشہ نے بس ایک نظر اس کے سوٹ کو دیکھا

مومنہ اپنا سوٹ لیے واشروم کی طرف چلی گئی اور زرتاشہ وہیں بیڈ پر بیٹھ کر جوتے پہننے لگی

مصطفیٰ اپنے کمرے میں بیٹھا موبائل یوز کر رہا تھا  
اچانک اس کے موبائل پر کال آنے لگی اس کے چہرے پر ایک گہری مسکراہٹ آئی  
کال پک کر کے اس نے فون کان کے ساتھ لگایا

"مصطفیٰ، میں بہت ناراض ہوں تم سے"  
فون سے شانی کی ناراضگی بھری آواز ابھری

مصطفیٰ نے ایک قہقہہ لگایا  
"ابھی تک ناراضگی چل رہی ہے، مجھے تو لگا تھا مجھے بھول گئے ہو"

"تم جیسی بلا کو بھول سکتے ہیں ہم"

"میں بھولنے والی چیز تو نہیں ہوں"

مصطفیٰ نے مسکرا کر کہا

"باقی سب چھوڑ، یہ بتا واپس کب آ رہا ہے میں اور ماریہ تو تمہیں بہت مس کر رہے ہیں"

"ابھی تو آیا ہوں یار، فیملی کے ساتھ ٹائم سپینڈ کروں گا دس ہی تو چھٹیاں ہیں پھر واپس آ جاؤں گے"

مصطفیٰ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا

"دس دن، چلو کر لیں گے ہم ویٹ "شانی نے دس دن پر زور دیتے ہوئے کہا

اس سے پہلے کہ مصطفیٰ کوئی جواب دیتا حارث کمرے کے اندر داخل ہوا

"میں بعد میں بات کرتا ہوں"

اس کا جواب سنے بغیر مصطفیٰ نے کال بند کر دی

"آپ تیار نہیں ہوئے بھائی" حارث نے اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا

"میں تو تیار ہوں بلکل" مصطفیٰ نے اپنے کپڑوں کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا  
"ویسے بھائی وہاں جا کر کوئی لڑکی وڑکی پھسائی یا ایسے ہی"  
حارث نے آخری بات پر ہاتھ گھما کر برا سا منہ بنایا

"تمہیں میری شکل دیکھ کر لگتا ہے کہ میں لڑکی پھسانے والا ہوں مجھ جیسے شریف لوگ یہ کام  
نہیں کرتے"

مصطفیٰ نے منہ مچوڑ کر فخریہ انداز میں کہا

"تو مطلب کوئی نہیں پٹائی"

"کوئی پی ہی نہیں"

مصطفیٰ نے معصوم منہ بنا کر کہا اس کی بات پر دونوں کا ایک ساتھ قہقہہ بلند ہوا

زرتاشہ اب اونچی ہیل پہن کر شیشے کے سامنے کھڑی خود کو ہر زاویے سے دیکھ رہی تھی  
کبھی منہ مچوڑ لیتی تو کبھی ہنسنے لگ جاتی تو کبھی خود سے رونے کی ایکٹینگ کرنے لگ جاتی

مومنہ فریش ہو کر روم سے باہر آئی  
"تم نے چیلنج نہیں کرنا" وہ زرتاشہ کو دیکھتے بولی

"نہیں یہ کپڑے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو حارث کے کہنے پر پہنے تھے"

حارث کے نام پر مومنہ کا چہرہ سپاٹ ہوا  
"میرے خیال سے تمہیں چیلنج کر لینا چاہیے یہ کوئی خاص اچھے نہیں لگ رہے"  
مومنہ نے اس کو سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے کہا

"کیا نہیں اچھے لگ رہے، تو میں چیلنج کر لوں؟"  
زرتاشہ نے پہلے شیشے میں خود کو دیکھا اور پھر مومنہ کی طرف دیکھ کر کہا

"ہاں کر لو چیلنج" مومنہ نے الماری کی طرف جاتے ہوئے کہا اور الماری سے ایک سوٹ نکال کر  
اس کو دیا

"یہ پہن لو، یہ بہت اچھا لگے گا تم پر" مومنہ نے سوٹ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا زرتاشہ نے اس کے ہاتھ سے سوٹ لے کر اسے دیکھنے لگی

"ٹھیک ہے" وہ بے دھیانی سے کہتی واشروم کی طرف چل پڑی

تھوڑی دیر کے بعد وہ چنچ کر کے آئی اور آئیے کے سامنے کھڑی ہو کر خود کو دیکھنے لگی مومنہ بھی اس کی طرف ہی دیکھ رہی تھی

اس نے ہلکا سا میک اپ کیا اور خود کو دیکھنے لگی لال رنگ کے شورٹ فراق میں جس پر بلوچی کڑھائی کی ہوئی تھی، بال کھلے چھوڑ کر اور لائٹ سا میک اپ کیے وہ بالکل پری لگ رہی تھی

آئیے میں خود کو دیکھ کر وہ خود پر ہی فدا ہوئے جارہی تھی

"بس کرو اب خود کو خود ہی نظر لگاؤ گی کیا"

مومنہ نے اسے خود کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے دیکھا تو بولی

"اچھا نہیں لگاتی نظر" وہ یہ کہتی مومنہ کے پاس آکر بیٹھ گئی

ابھی وہ ٹھیک سے بیٹھی ہی نہیں تھی کہ ایک ملازمہ بھاگتی ہوئی ان کے کمرے میں آئی

"بی بی جی، وہ آپ کے داداجان کی طبیعت خراب ہو گئی ہے"

ملازمہ نے پھولے سانس کے ساتھ جلدی جلدی کہا

زرتاشہ اور مومنہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور باہر کی طرف دوڑیں ساتھ والے کمرے سے مصطفیٰ اور  
حارث بھی نکل رہے تھے

وہ چاروں سیڑھیاں چڑھ کر نیچے اترنے لگے

اونچی ہیل کی وجہ سے زرتاشہ آہستہ آہستہ چلتی سب سے پیچھے رہ گئی

داداجان کے کمرے میں پہنچ کر حارث نے سب سے لہلہ ڈاکٹر کو بلایا اور مصطفیٰ ان کے  
ساتھ جا کر بیٹھ گیا مومنہ اور گھر کی ساری عورتیں بھی پریشانی سے ان کے آگے پیچھے کھڑی  
تھیں

داداجان بیڈ پر لیٹے دل پر ہاتھ رکھ کر لمبے لمبے سانس لے رہے تھے

زرتاشہ بھی وہاں پہنچ گئی داداجان کی یہ حالت دیکھ کر وہ بھاگ کر ان کی طرف آئی

"دادا جان، داداجان کیا ہوا ہے انہیں"  
اس نے پاس بیٹھے مصطفیٰ سے سوال کیا

"یہ تو ڈاکٹر آئے گا تو پتا چلے گا" مصطفیٰ نے دادا جان کی ہتھیلیوں کو رگڑتے ہوئے کہا

حادث کے بلانے پر تھوڑی دیر بعد وہاں ڈاکٹر

موجود تھا

کمرے میں سب لوگ جمع تھے ڈاکٹر صاحب داداجان کا چیک اپ کر چکا تھا

دادا جان اب آنکھیں بند کیے لیٹے ہوئے تھے

چیک اپ کر کے ڈاکٹر صاحب کھڑے ہوئے  
"زیادہ پریشانی والی بات نہیں ہے، شکر ہے دل کا دورہ نہیں ہوا، آپ لوگ بس انہیں چکنائی  
والی چیزیں دینے سے احتیاط کریں

کچھ ہفتوں تک انہیں پرہیزی کھانا ہی دیں"  
ڈاکٹر نے ان سب کو ہدایات دیتے ہوئے کہا

اور اپنا بیگ اٹھا کر کر  
کمرے سے باہر چل دیے  
حادثہ ان کو باہر تک چھوڑ کر آیا

ڈاکٹر کے جانے کے بعد دادا جان نے آنکھیں کھولیں  
"دادا جان"

زرتاشہ اور مصطفیٰ ان کی طرف بڑھے ان کی ایک طرف زرتاشہ اور دوسری سائیڈ پر مصطفیٰ آکر  
بیٹھ گیا

دادا جان نے مسکرا کر ان دونوں کی طرف دیکھا اور بولے  
"میری وجہ سے تم لوگوں کا پلین بھی خراب ہو گیا"

"نہیں دادا جان، آپ سے زیادہ اہم کچھ بھی نہیں ہے" مصطفیٰ نے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں  
لیتے ہوئے کہا

"میں جانتا ہوں میرے بچے، لیکن میں نہیں چاہتا تم لوگ میری وجہ سے رہ جاؤ"

"تو اب آپ چاہتے کہ ہم آپ کو چھوڑ کر چلے جائیں، بالکل بھی نہیں"  
زرتاشہ نے خود ہی سوال کر کے خود ہی جواب دیا

دادا جان اس کو دیکھ کر مسکرائے

"میں بس چاہتا ہوں کہ تم لوگ میری وجہ سے پلین کینسل نہ کرو، اور مجھے تو ویسے بھی ڈاکٹر  
نے چکنائی والے کھانوں سے منع کر دیا ہے میں باہر کا کھانا کیسے کھاؤں گا"

سب گھر والے شکایتی نظروں سے انہیں دیکھنے لگے

"ایسے مت دیکھو مجھے، میری خواہش سمجھ کر ہی قبول کرلو"  
دادا جان نے سب کی نظریں خود پر پڑتی دیکھیں تو کہا  
سب ان کی بات پر مسکرا دیے  
"لیکن دادا جان۔۔۔"

"لیکن ویکن کچھ نہیں تم لوگ جارہے ہو بس، یہ میرا حکم ہے"  
دادا جان نے حکمانہ لہجے میں بات ختم کرتے ہوئے ہ  
کہا

زرتاشہ اور مصطفیٰ نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا  
دادا جان کے سامنے ان کو ہار مانی ہی پڑی

تیار تو وہ لوگ پہلے سے ہی ہو چکے تھے  
سو سب لوگوں کو مل کر اور سپیشلی دادا جان کو مل کر وہ باہر کی طرف چل پڑے

مصطفیٰ ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھ گیا اور حارث اس کے ساتھ والی سیٹ پر  
دونوں لڑکیاں پیچھے والی سیٹس پر بیٹھی تھیں

جب سب بیٹھ گئے تو مصطفیٰ نے گاڑی چلائی  
مصطفیٰ نے شیشے کی طرف دیکھا جس میں سے زرتاشہ باہر کا نظارہ کرتی نظر آ رہی تھی  
مصطفیٰ ڈرائیونگ کرتے کرتے نظر اٹھا کر اس کو دیکھ لیتا

"پہلے گھومنے چلتے ہیں"  
مصطفیٰ نے گاڑی چلاتے ہوئے کہا

"نہیں پہلے کھانا کھانے چلتے ہیں ٹینشن کی وجہ سے سارا کھانا ہضم ہو گیا ہے"  
زرتاشہ نے اس کی بات کی مخالفت کرتے معصوم ننتے ہوئے کہا

"لیکن یہ کونسا وقت ہے کھانا کھانے کا، ابھی تو کھایا تھا" مصطفیٰ نے شیشے میں سے اس کو  
دیکھتے ہوئے کہا

"کھانے کا کوئی وقت تھوڑی ہوتا ہے کھانا جب بھی ٹائم ملے کھا لینا چاہیے"

زرتاشہ نے اپنی فلسفی جھاڑتے ہوئے کہا

مومنہ اور حارث نے اپنی ہنسی چھپائی

مصطفیٰ نے دانت پیس کر اس کو دیکھا اور گاڑی ریسٹورنٹ کی طرف بڑھا دی

گاڑی ایک ریسٹورنٹ کے سامنے آکر کی چاروں گاڑی سے نکل کر ریسٹورنٹ کی طرف بڑھ گئے

ریسٹورنٹ کا فرسٹ فلور کپلز جبکہ سیکنڈ فلور فیمیلز کیلئے مختص تھا

"میرے خیال سے ہمیں سیکنڈ فلور پر بیٹھنا چاہیے"

مصطفیٰ نے سیڑھیوں کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا

سب اس کے پیچھے چل پڑے

وہاں پر بہت سی فیمیلز بیٹھی ہوئیں تھیں

وہ لوگ بھی چلتے ہوئے ایک ٹیبل کے گرد آکر بیٹھ گئے

مصطفیٰ نے آواز دے کر ویٹر کو بلایا ویٹر ہاتھ میں مینیو کارڈ لیے ان کی طرف آیا

مصطفیٰ کچھ کہنے ہی والا تھا کہ زرتاشہ نے اس کے ہاتھ سے مینیو کارڈ لے لیا  
مصطفیٰ گھور کر اسے دیکھنے لگا

"سنو"

چکن قورمہ، چکن کباب، لیگ پیس، چیسٹ پیس، اور چکن پکوڑہ ہو تو وہ بھی لیتے آنا"  
زرتاشہ نے سب کی پرواہ کیے بغیر کھانا آرڈر کر کے مینیو کارڈ ویٹر کے ہاتھ میں پکڑا دیا

"چکن کا کچھ اور بھی ہو تو وہ بھی لیتے آنا"  
مصطفیٰ نے زرتاشہ کی طرف دیکھ کر ٹونٹ مارتے ہوئے کہا

"ہاں لیتے آنا" زرتاشہ نے اس کی بات کا کوئی خاطر خواہ اثر نہ لیتے ہوئے کہا  
مصطفیٰ نے اس کو گھورا

کچھ دیر بعد

مصطفیٰ ایسے بے خیالی میں ہی زرتاشہ کی طرف دیکھ رہا تھا

"خوبصورت تو ہے"

مصطفیٰ نے دل ہی دل میں کہا

"سرو انسان گھوٹا رہے گا تعریف نہیں کرے گا"

اس کی نظروں کی تپش خود پر محسوس کرتے زرتاشہ بھی دل میں ہی بولی

"تعریف تو بالکل نہیں کروں گا خواہ مخواہ سر چڑ جاؤ گی" مصطفیٰ نے دل میں جواب دیا

ابھی ان کے دلوں کی جنگ چل ہی رہی تھی کہ دو ویرز ان کا کھانا لے کر آئے اور ان کے سامنے رکھنا شروع کر دیا

ویرز کے جانے کے بعد زرتاشہ تو بھوکے شیر کی طرح جلدی کھانے میں مصروف ہو گئی  
مصطفیٰ نے عجیب نظروں سے اس کی طرف دیکھا اور پھر مومنہ اور حارث کی طرف جو پر سکون  
ہو کر کھا رہے تھے مصطفیٰ نے بھی کھانا شروع کر دیا

کھانا کھانے کے بعد زرتاشہ ریسٹورنٹ کی ایک کھلی جگہ پر آکر کھڑی ہو گئی جہاں سے نیچے کا نظارہ دکھتا تھا مصطفیٰ بھی اس کے ساتھ آکر کھڑا ہو گیا

"دھیان سے یہ نہ ہو ہوا اڑا کر لے جائے تمہیں"  
مصطفیٰ نے اس پر طنز کرتے ہوئے کہا

"اپنا خیال کرو تم، میں تو نہیں اڑوں گی"  
زرتاشہ نے جواب دیتے ہوئے کہا

"اپنا خیال ہے اسی لیے تو کم کھاتا ہوں ورنہ کیا پتہ ریسٹورنٹ میں ہی پیٹ خراب ہو جائے"  
مصطفیٰ نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا

"بہت گندے ہو تم، تمہارے ساتھ کھڑا ہونا ہی فضول ہے"

زرتاشہ اسے دیکھتے ہوئے غصے سے وہاں سے چلی گئی  
مصطفیٰ نے ایک نظر اس کو جاتے دیکھا اور پھر باہر دیکھنے لگا

زرتاشہ تیز چلتی ہوئی سیڑھیاں اتر رہی تھی اچانک اس کا پیر پھسلا اور وہ لڑھکتی ہوئی نیچے جا گری  
اس کی چیخ بھی نہ نکل پائی آخری سیڑھی پر اس کا ماتھا لگا اور اس میں سے خون بہنے لگا  
زرتاشہ بیہوش ہو چکی تھی

ایک ویٹر نے اس کو دیکھا اور بھاگتا ہوا مصطفیٰ کی طرف آیا

"سر، وہ آپکی بیوی سیڑھیوں سے گر گئی ہے"  
ویٹر نے جلدی جلدی کہا

"میری بیوی کہاں سے آئی" مصطفیٰ نے بے دھیانی سے کہا پھر ایک دم اسے زرتاشہ کا خیال  
آیا اور وہ ویٹر کو دیکھتا سیڑھیوں کی طرف بھاگا

مصطفیٰ بھاگتا ہوا سیڑھیوں کی طرف آیا زرتاشہ آخری سیڑھی کے پاس بیہوش پڑی تھی وہ اس کے  
پاس آیا اور اس کا سر اپنی گود میں رکھ کر اسے اٹھانے لگا

مصطفیٰ کو بھاگتا دیکھ کر مومنہ اور حارث جو اور چیزوں کا جائزہ لینے میں مصروف تھے ، وہ بھی بھاگتے ہوئے اس کے پیچھے آئے

"زرتاشہ، زرتاشہ" مومنہ بھی پریشانی سے گھٹنوں کے بل اس کے ساتھ بیٹھ کر اسے اٹھانے لگی مصطفیٰ نے اس کو اپنے بازوؤں میں اٹھا لیا

"حارث کار کا دروازہ کھولو" یہ کہہ کر وہ کار کی طرف دوڑا حارث اس کے آگے تھا اس نے جلدی سے جا کر کار کی پچھلی سیٹس کا دروازہ کھولا

مصطفیٰ نے زرتاشہ کو پچھلی سیٹ پر لٹایا مومنہ بھی دوسری طرف سے آکر بیٹھ گئی اور زرتاشہ کا سر اپنی گود میں رکھ لیا

حارث فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا مصطفیٰ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور ہاسپٹل کی طرف گاڑی چلا دی

ڈاکٹر زرتاشہ کاچیک اپ کر رہے تھے مصطفیٰ، حارث اور مومنہ پریشانی سے باہر کھڑے تھے سب سے زیادہ پریشان حارث تھا وہ پریشانی سے سر پکڑ کر ایک طرف رکھے بیچ پر بیٹھ گیا مومنہ اور مصطفیٰ پاس ہی پریشان سے کھڑے تھے

"مصطفیٰ بھائی ہمیں گھر والوں کو فون کر کے بتا دینا چاہیے"  
مومنہ نے فکر مندی سے مصطفیٰ سے کہا

"نہیں مومنہ دادا جان کی طبیعت پہلے خراب ہے اور زیادہ نہ بگڑ جائے، زرتاشہ ابھی ٹھیک ہو جائے گی"

مومنہ نے اثبات میں سر ہلایا اور ڈاکٹر کے روم کی طرف دیکھنے لگی

مصطفیٰ چلتا ہوا حارث کے پاس آکر بیٹھا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا حارث نے زخمی سا مسکرا کر اسے دیکھا اور پھر زمین کی طرف دیکھنے لگا

حارث کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر مصطفیٰ ٹھٹھا یہ ثبوت اس بات کیلئے کافی تھے کہ حارث زرتاشہ کو پسند کرتا ہے

اسے وہ لمحے یاد آنے لگے جب وہ پریشانی سے زرتاشہ کو اٹھائے کار کی طرف لا رہا تھا  
اس نے اپنے خیالوں کو جھٹکا اور روم کی طرف دیکھنے لگا

تھوڑی دیر کے بعد ڈاکٹر روم سے باہر آئے سب ان کی طرف بڑھے  
"پیشنت اب بالکل ٹھیک ہیں آپ مل سکتے ہیں انہیں" ڈاکٹر نے مسکرا کر تینوں کی طرف  
دیکھ کر کہا  
حادث اور مومنہ اس سے ملنے کمرے کی طرف چل دیے مصطفیٰ نے ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا اور  
وہ بھی ان کے پیچھے چل پڑا

زرتاشہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی مومنہ اور حادث اس کی دونوں طرف آکر بیٹھ گئے  
ان دونوں کو دیکھ کر زرتاشہ اٹھ کر بیٹھنے لگی

"تم اٹھو نہیں پھر سر درد کرے گا"

حادث نے اسے اٹھنے سے منع کیا

"نہیں میں ٹھیک ہوں"

زرتاشہ نے ہلکا سا مسکا کر کہا اور اٹھ کر بیٹھ گئی

"سوری زرتاشہ، یہ میری وجہ سے ہوا ہے میں نے ہی تمہیں ہیل پہننے کو بولا تھا"

مومنہ نے شرمندگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

مصطفیٰ اب روم کے دروازے کے پاس دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا تھا  
"نہیں تمہاری وجہ سے کچھ نہیں ہوا، کسی کی وجہ سے کچھ نہیں ہوا غلطی میری اپنی تھی"  
اس نے مصطفیٰ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"اچھا اب گھر چلتے ہیں نا مجھے بھوک لگی ہے"

زرتاشہ جوش سے بولی وہ پھر سے اپنی ٹون میں واپس آچکی تھی

اسے کی بات پر حادث اور مومنہ نے مسکرا کر اسے دیکھا البتہ مصطفیٰ کا چہرہ سپاٹ تھا

ڈاکٹر سے میڈیسن لکھوانے کے بعد وہ لوگ گھر کیلئے روانہ ہو گئے

سب گھر والے اپنے کاموں میں مصروف تھے داداجان کی طبیعت بھی اب سنبھل چکی تھی اور وہ حسب معمول صوفے پر بیٹھے چائے پی رہے تھے اور اخبار پڑھنے میں مصروف تھے

مصطفیٰ کی گاڑی کی آواز آئی سب اس کی طرف متوجہ ہوئے  
"اتنی جلدی آگئے یہ لوگ" داداجان نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا

مصطفیٰ زرتاشہ مومنہ اور حارث گھر کے اندر آئے  
"زرتاشہ بیٹا" فضا بیگم اس کے سر پر چوٹ دیکھ کر پریشانی سے اس کی طرف بڑھی

"کیا ہوا ہے یہ کیسے ہوا ہے" انھوں نے ایک ساتھ دو سوال کر ڈالے  
"کچھ نہیں امی، سیرھویوں سے گر گئی تھی اب بالکل ٹھیک ہوں"

زرتاشہ نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا  
"میری بچی سیڑھیوں سے گر گئی اور تم لوگوں نے ہمیں بتایا بھی نہیں"  
دادا جان نے زرتاشہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر باقی لوگوں سے شکایت کی

"دادا جان ہم نے سوچا آپ کی طبیعت بھی خراب ہے تو زرتاشہ کا سن کر اور خراب نہ  
ہو جائے" مومنہ نے۔ صفائی دیتے ہوئے کہا

مصطفیٰ اپنے کمرے کی طرف چلا گیا زرتاشہ نے اس کو جاتا دیکھا اس کے اس رویے کو وہ  
خاص طور پر نوٹ کر رہی تھی

"امی بھوک لگی ہے جلدی سے کھانا لگا دیں نا"  
زرتاشہ نے بچوں کی طرح کہا فضا بیگم کو اس کی معصومیت پر بے حد پیار آیا  
"میں ابھی لگاتی ہوں بس تھوڑی دیر ہے بننے میں تم لوگ منہ ہاتھ دھو کر آ جاؤ"  
فضا بیگم کچن کی طرف چلی گئیں اور وہ لوگ اپنے اپنے کمروں کی طرف

(کچھ دیر بعد)

کھانے کی میز پر سب لوگ موجود تھے زرتاشہ بار بار مصطفیٰ کی طرف دیکھتی لیکن وہ اسے مکمل اگنور کیے کھانا کھانے میں مصروف تھا

"کھڑوس" زرتاشہ نے دل میں سوچا اور کھانا کھانے میں مصروف ہو گئی

"بیٹا چھٹیاں کتنے دن کی ہیں تمہاری"

تسنیم بیگم نے کھانا کھاتے ہوئے مصطفیٰ سے پوچھا

"دس دن کی، اب نو دن کی رہ گئی ہیں" مصطفیٰ نے کھانے سے رک کر جواب دیا اور پھر کھانا کھانے لگا

"صرف دس دن، بیٹا اب تم آئے ہو تو میں ایسے نہیں جانے دوں گی تمہیں میں چاہتی ہوں پھر

تمہاری انھی چھٹیوں میں تمہاری اور حارث کی شادی کر دی جائے"

تسنیم بیگم نے اپنی خواہش ظاہر کرتے ہوئے کہا ان کی بات پر مصطفیٰ نے کھانا روک کر چونک

کر ان کی طرف دیکھا حارث بھی انھی کی طرف دیکھ رہا تھا

"ایسے مت دیکھو مجھے تمہارے دادا جان کی بھی یہی خواہش ہے" تسنیم بیگم نے دونوں بیٹوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"ہاں بالکل، میں چاہتا ہوں دونوں پوتوں کے سر پر سہرا دیکھوں اور پھر ان کے بھی بچے دیکھوں"

دادا جان نے جوش سے کہا

"امی مجھے ابھی بالکل شادی نہیں کرنی آپ کو اپنے بیٹے کی شادی کرنی ہے نا تو آپ حارث کی شادی کر دیں زرتاشہ کے ساتھ میں پھر کبھی کر لوں گا"

مصطفیٰ نے اپنی طرف سے نارمل لہجہ رکھتے ہوئے کہا

مومنہ اور زرتاشہ دونوں نے چونک کر اسے دیکھا حارث کا بھی یہی حال تھا

"یہ کب ہوا" دادا جان نے حارث کی طرف دیکھتے ہوئے کہا حارث نظریں چرانے لگا

"نہیں دادا جان بھائی تو ایسے ہی۔۔۔۔"

"اچھا تو تم زرتاشہ کو پسند نہیں کرتے" مصطفیٰ نے چہرے پر مسکراہٹ لیے پوچھا

"ہاں، نہیں وہ۔۔"

حارث بوکھلانے لگا

"اچھا ٹھیک ہے تمہیں زرتاشہ سے شادی نہیں کرنی تو کوئی بات نہیں زرتاشہ کیلئے کوئی لڑکوں کی کمی ہے"

دادا جان نے بھی مصطفیٰ کو آنکھ مارتے ہوئے کہا

"نہیں نہیں" حارث جلدی سے بولا پورے گھر کی نظریں اس پر ہی تھیں

"میرا مطلب ہے۔۔۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے" حارث نے ہار مانتے ہوئے کہا

"لیں امی جان ایک بیٹا اپ کا راضی ہو گیا اب اپن دیورانی سے اپنی بہو کا ہاتھ مانگیں اور اپنی

خواہش پوری کر لیں"

مصطفیٰ نے خوش ہوتے ہوئے کہا یہ تو وہ ہی جانتا تھا کہ اندر کیسی جنگ چھڑی ہے اسکا دل

کر رہا تھا کہ ابھی اٹھ کر سب سے کہے کہ زرتاشہ صرف اس کی ہے اسے کوئی مجھ سے نہیں

چھین سکتا لیکن وہ چپ تھا کیونکہ زرتاشہ اس کے بھائی کی پسند تھی

"بھئی ہمیں کیا اعتراض ہوگا اگر ہماری بیٹی راضی تو ہم بھی راضی"

فضا بیگم نے سوالیہ نظروں سے زرتاشہ کی طرف دیکھا زرتاشہ نے حارث کی طرف دیکھا وہ اسی کی طرف جواب طلب نظروں سے دیکھ رہا تھا

وہ تو کسی اور کو پسند بھی نہیں کرتی تھی تو حارث اس کیلئے ایک اچھی چوائس تھی اس نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا اور سر جھکا کر شرمانے لگی

"بہت بہت مبارک ہو" سب ایک دوسرے کو مبارکباد دینے میں مصروف تھے سوائے مومنہ کے وہ بے یقینی سے زرتاشہ کی طرف دیکھ رہی تھی اسے لگا تھا وہ منع کر دے گی لیکن سب کچھ اس کے برعکس ہوا تھا

کھانے کے بعد مصطفیٰ اپنے کمرے میں آگیا وہ خود سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ کیوں بے چین ہے زرتاشہ کیلئے تو اس کے دل میں کچھ چھی نہیں تھا تو یہ اچانک احساس کہاں سے آگیا تھا

اب جو بھی تھا اسے اب زرتاشہ کو بھولنا تھا کیونکہ وہ اب اس کے بھائی کی ہونے جارہی تھی

پہلی دفعہ تو اسے پیار ہوا تھا اور وہ بھی اس کا نہیں ہو سکتا

"اب مجھے بس اپنی بھائی کی خوشی میں خوش ہونا ہے"

اس نے باقی سارے خیالوں کو جھٹک کر خود سے ہی کہا اس نے یہی سوچا کہ وہ کراچی واپس چلا جائے گا اور سب بھول جائے گا

-----

فضا بیگم گھر کی صفائی کر رہی تھی اور کروا رہی تھیں  
تسنیم بیگم صوفے پر آکر بیٹھیں اور فضا بیگم کو اشارے سے اپنے پاس بلایا وہ ٹوکروں کو کام  
سوچتی ان کے ساتھ آکر بیٹھ گئیں

"جی بھابھی" وہ ان کے پاس بیٹھ کر سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھتے پوچھنے لگیں

"فضا تم زرتاشہ سے ایک دفعہ خود بات کرلو اسے کوئی اعتراض تو نہیں ہوگا لیکن پوچھنا ہمارا فرض بنتا ہے اگر وہ رضامند ہے تو ہم مصطفیٰ کے واپس جانے سے پہلے شادی کرنا چاہتے ہیں" انھوں نے مسکرا کر اپنی بات پوری کی

"بھابھی آپ فکر مت کریں میں ابھی زرتاشہ سے بات کرتی ہوں"

فضا بیگم ان سے کہتی وہاں سے اٹھی اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئیں

مومنہ پریشانی سے کمرے میں بیٹھی آج کے بارے میں سوچ رہی تھی وہ کبھی ایسا ہونے نہیں دے سکتی تھی لیکن وہ اس وقت کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی

وہ تیزی سے اپنا دماغ چلا رہی تھی کیونکہ اس نے جلدی سے کوئی حل سوچنا تھا

زرتاشہ بھی اس کے پاس بیٹھی اسی بارے میں سوچ رہی تھی وہ تو یہی سوچنے میں مصروف تھی کہ مصطفیٰ کو حادثہ کا کیسے پتا چلا؟ اس نے خود ہی بتایا ہوگا

اس نے اپنی سوال کا خود ہی جواب دیا اور سارے خیالوں کو چھوڑ کر اپنی شادی کے بارے میں سوچنے لگی

اتنے میں فضا بیگم کمرے میں آئی زرتاشہ اور مومنہ انہیں دیکھ کر کھڑی ہو گئیں  
"بیٹھو بیٹا" انہوں نے دونوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور زرتاشہ کے پاس آکر بیٹھ گئیں

"زرتاشہ بیٹا تم آج جو کھانے کی میز پر بات ہوئی اسی بارے میں پوچھنا تھا تم سے"  
زرتاشہ غور سے بات سننے لگی

فضا بیگم نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا  
"حادث اچھا لڑکا ہے مجھے تو وہ تمہارے لیے بالکل مناسب لگتا ہے لیکن تمہاری مرضی کے بغیر  
ہم کچھ نہیں کریں گے تم بتاؤ تم راضی ہو اس رشتے پر"  
فضا بیگم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر شفقت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

زرتاشہ نے ان کی طرف دیکھا اور تھوڑا شرما کر بولی  
"امی آپ لوگوں کو کوئی اعتراض نہیں تو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے"

فضا بیگم نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا  
"مومنہ بیٹا" انہوں نے پاس بیٹھی مومنہ کو مخاطب کیا وہ ایک دم خیالوں سے باہر آئی  
"جی، جی آنٹی"

"بیٹا شادی کی تیاریاں ابھی سے شروع کر دو تسنیم بھابی نے کہا ہے کہ مصطفیٰ کے واپس  
جانے سے پہلے وہ شادی کرنا چاہتے ہیں کچھ ہی دن بچے ہیں"

مومنہ نے بے دھیانی سے ان کی بات سنی  
"مومنہ بیٹا تم سن رہی ہونا"

فضا بیگم نے اسے خیالوں میں گم دیکھا تو کہا  
"جی آنٹی سن رہی ہوں" اس نے غور سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا

"اچھا تم لوگ اپنی طرف سے کوئی تیاری کرنا چاہو تو کر لینا میں سب کو خوشخبری دے کر آتی  
ہوں"

فضا بیگم نے مسکرا کر انہیں دیکھا اور کمرے سے باہر چلی گئیں

تسنیم بیگم صوفے پر بیٹھی فضا بیگم کا انتظار کر رہیں تھیں زرتاشہ کے کمرے سے نکل کر فضا  
بیگم ان کے پاس آکر بیٹھی

تسنیم بیگم جواب طلب نظروں سے انہیں دیکھنے لگی  
"زرتاشہ کو کوئی اعتراض نہیں ہے" فضا بیگم نے مسکرا کر کہا

"یہ تو بہت اچھی بات ہے میں ابھی ابا جان کو بتا کر آتی ہوں" تسنیم بیگم دادا جان کو بتانے  
چلی گئیں فضا بیگم بھی نادر صاحب کو بتانے چل پڑیں

شام تک یہ بات پورے گھر کو پتہ لگ چکی تھی  
مصطفیٰ اب بالکل ضبط کیے ہوئے تھا مومنہ بھی ابھی پر سکون تھی

شام کو دادا جان نے سب گھر والوں کو اپنے کمرے میں بلایا

سب گھر والے دادا جان کے کمرے میں جمع تھے پتا تو تھا انہیں کہ کیا بات ہونے والی ہے  
لیکن پھر بھی سب کو دادا جان کی بات سننے کا اشتیاق تھا

مصطفیٰ کی نظریں ناچاہتے ہوئے بھی بار بار زرتاشہ کی طرف اٹھ جاتی تھیں اور مومنہ اس چیز کو  
بہت نوٹ کر رہی تھی وہ مصطفیٰ کی نظروں کا مفہوم اچھی طرح سمجھ رہی تھی  
اسے کیا کرنا ہے یہ تو اس نے سوچ لیا تھا اسی لیے وہ پرسکون تھی

دوسری طرف حارث بھی زرتاشہ کو ہی دیکھ رہا تھا لیکن وہ تو اس سے بے نیاز کھڑی تھی حارث  
کو یہ بات تھوڑی عجیب لگی لیکن یہ سوچ کر کہ وہ خود راضی ہوئی ہے اس نے اپنے خیال کو  
جھٹکا

تھوڑی دیر کے بعد دادا جان نے سب گھر والوں کو اپنی طرف متوجہ کیا  
"یہ تو آپ لوگ جانتے ہی ہوں گے کہ میں نے آپ لوگوں کو کیوں بلایا ہے"  
سب غور سے دادا جان کی طرف دیکھ رہے تھے

"ویسے تو مصطفیٰ بڑا بیٹا ہے پہلے اس کی شادی ہونی چاہیے اور ہم بھی یہی چاہتے تھے لیکن مصطفیٰ چونکہ ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا تو ہم نے حارث اور زرتاشہ کی شادی کا فیصلہ کیا ہے آپ لوگوں میں سے کسی کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے"

دادا جان نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا سب مسکرائے اور نفی میں سر ہلایا مصطفیٰ بالکل ضبط کر کے بیٹھا تھا

دادا جان بھی سب کو دیکھ کر مسکرائے  
"مصطفیٰ کے جانے سے پہلے یہ شادی کرنی ہے تو شادی ایک ہفتے بعد ہوگی اس پر کسی کو کوئی اعتراض ہے"

سب نے ایک دفعہ پھر نفی میں سر ہلایا  
اب مصطفیٰ کو اپنا ضبط ٹوٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا وہ بس جلدی سے یہاں سے جانا چاہتا تھا

"تو پھر شروع کر دو سب شادی کی تیاریاں میرے پوتے کی شادی ہے دھوم دھام سے ہونی چاہیے"

دادا جان نے جوش سے کہا

سب خوش ہو گئے

زرتاشہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی اس کی مسکراہٹ دیکھ کر حارث مطمئن ہو گیا

تھوڑی دیر وہاں بیٹھنے کے بعد سب اپنے اپنے کمروں کی طرف چلے گئے

کمرے میں آکر مصطفیٰ نے دروازہ بند کیا اور بوجھل قدموں سے چلتے ہوئے بیڈ کی طرف آیا اس کا دماغ پھٹا جا رہا تھا زرتاشہ سے اسے اتنی محبت ہو گئی یہ تو اسے خود بھی پتا نہیں تھا

بھائی کی محبت میں آکر وہ کسی کو کچھ بتا نہیں رہا تھا لیکن اب اس کا دل کر رہا تھا سب کو سب کچھ جا کر بتادے

ضبط سے اس کی آنکھیں لال ہو چکی تھیں وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا وہ جو آج تک خود کو مضبوط رکھے ہوئے تھا ایک لڑکی کی محبت نے اس کو کمزور کر دیا تھا

دو آنسو اس کے ضبط کو توڑتے ہوئے اس کی آنکھوں سے نکل کر گالوں تک آئی

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اسے محبت ہوگی لیکن اب اسے اس شدت سے محبت ہوگئی  
تھی جو کسی مرد کو بھی رلا سکتی تھی

شادی کی تیاریاں تو شروع ہو چکی تھیں معمول کے کام بھی ساتھ ساتھ چل رہے تھے  
دادا جان اپنے کمرے میں کرسی پر بیٹھے ایک ڈائری اٹھائے اس میں سے نمبر ڈھونڈ رہے تھے  
اپنے پوتے کی شادی پر ان کا اپنے پرانے سے پرانے دوستوں کو بھی بلانے کا ارادہ تھا ابھی  
وہ اسی کام میں مصروف تھے کہ تسنیم بیگم ان کیلئے چائے لے کر کمرے میں داخل ہوئیں

چائے کو سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر وہ ان کے ساتھ رکھی کرسی پر آکر بیٹھ گئیں

”مذہر مصروف ہیں آپ ابا جان“

ان کو مصروف پا کر تسنیم بیگم نے پوچھا

”میرے پوتے کی شادی ہے اپنے سب دوستوں کو بلانا ہے انھی کے نمبر ڈھونڈ رہا تھا“

بات ختم کر کے دادا جان نے ڈائری سائیڈ پر رکھی اور ان کی طرف متوجہ ہوا

"تم بتاؤ کوئی ضروری بات تھی" دادا جان نے ان کے آنے کا مقصد پوچھا  
"جی ابا جان اپنے ایک بیٹے کی شادی تو میں کر رہی ہوں میں لیکن مجھے یہی فکر کھائی جا رہی  
ہے کہ لوگ کیا کہیں گے بڑے سے پہلے چھوٹے کی شادی کر دی، تو میں سوچ رہی ہوں  
مصطفیٰ کی شادی بھی ساتھ ہی کر دوں"  
بات ختم کر کے تسنیم بیگم نے ان کی طرف دیکھا

"وہ سب تو ٹھیک ہے بیٹا لیکن مصطفیٰ تو ابھی خود شادی نہیں کرنا چاہتا"  
"آپ اس کی فکر مت کریں شادی کیلئے میں منالوں گی اس کو"  
تسنیم بیگم نے ان کا خدشہ دور کرتے ہوئے کہا  
"تو کوئی لڑکی ہے تمہاری نظر میں مصطفیٰ کیلئے"  
دادا جان نے سوالیہ انداز میں پوچھا

"جی ابا جان اپنی مومنہ ہے نا بہت اچھی بچی ہے مصطفیٰ کو بھی سنبھال لے گی اس طرح گھر  
کی بچیاں گھر میں ہی آجائیں گی"  
تسنیم بیگم نے خوشی سے بتاتے ہوئے کہا  
دادا جان کچھ سوچنے لگے

کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ بولے

"بات تو سہی ہے تمہاری تم یہ بتاؤ تم نے صابر اور تبسم سے بات کر لی "  
"نہیں ابا جان میں نے سوچا آپ بات کریں ان سے تو زیادہ بہتر رہے گا"

تسنیم بیگم نے ان کو دیکھتے ہوئے کہا  
"پہلے تو ہم مومنہ اور مصطفیٰ سے پوچھ لے گے اور یہ بات سب کے سامنے ہو گی "  
دادا جان نے کچھ سوچ کر فیصلہ دیا  
"ٹھیک ہے ابا جان "  
تبسم بیگم بھی ان کو کہتی اٹھ کھڑی ہوئیں اور کمرے سے باہر کی طرف چل دی

فضا بیگم زرتاشہ اور مومنہ کے کمرے میں آئیں  
"مومنہ بیٹا میں تو آج نہیں آ سکتی مجھے گھر ہر کام ہیں تم ایسا کرو زرتاشہ کو لے کر مصطفیٰ  
کے ساتھ چلی جاؤ "

فضا بیگم جو کچھ دیر پہلے انہیں شاپنگ کیلیئے تیار ہونے کا کہہ کر گئی تھی گھر کے کاموں کی وجہ سے نعرزت کر رہیں تھیں

"آئی کوئی بات نہیں میں اور زرتاشہ مصطفیٰ کے ساتھ چلیں جائیں گے"

مومنہ نے ایک نظر زرتاشہ کو اور پھر فضا بیگم کو دیکھ کر مصطفیٰ پر زور دیتے ہوئے کہا

زرتاشہ نے سر اٹھا کر عجیب نظروں سے اسے دیکھا اس کی اس بات کا وہ مطلب نہیں سمجھ پائی تھی

"ٹھیک ہے بیٹا تم ابھی جا کر مصطفیٰ کو بلا لو اور شام سے پہلے واپس آ جانا ٹھیک ہے"

فضا بیگم نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے آنٹی" اس نے مسکرا کر کہا فضا بیگم بھی اسکے سر پر پیار کرتی وہاں سے چلی گئیں

"مصطفیٰ بھائی، مصطفیٰ بھائی دروازہ کھولیں"  
دروازہ کھٹکنے اور مومنہ کی آواز پر اس کی آنکھ کھلی  
اس نے خود کو وہیں بیڈ کے پاس نیچے ہی لیٹے پایا اپنی آنکھوں کو ملتے وہ اٹھا جو رونے کی وجہ  
سے سو جی ہوئیں تھیں

آج بچپن کے بعد سے وہ شاید آج رویا تھا وہ بھی اپنی اس محبت کیلئے جو کسی اور کی ہونے جا  
رہی تھی

مومنہ ابھی بھی دروازہ کھٹکٹا کر اسے پکارنے میں مصروف تھی

خود کو سنبھالتا وہ اٹھا اور جا کر دروازہ کھولا

"مصطفیٰ بھائی"

مومنہ ابھی کوئی بات کرنے ہی والی تھی کہ اس کی سو جی آنکھیں اور بکھرے بال دیکھ کر  
حیرانی سے اسے دیکھنے لگی

"آپ سو رہے تھے کیا"

"ہاں لیکن اب جاگ گیا ہوں کوئی کام تھا تمہیں"

مصطفیٰ نے دروازے سے ہٹ کر اندر آتے ہوئے کہا مومنہ بھی اس کے پیچھے پیچھے کمرے کے اندر آئی

"وہ مجھے فضا آئی نے بھیجا تھا کہ آپ کو کہ دوں کہ مجھے اور زرتاشہ کو شاپنگ پر لے جائیں  
،، لیکن آپ کی نیند پوری نہیں ہوئی تو کوئی بات نہیں ہم پھر کبھی چلے جائیں گے"

"میں نے کہا نا اب جاگ گیا ہوں بس تھوڑا سا ٹائم دو تیار ہو کر آتا ہوں"  
مصطفیٰ نے روکھے لہجے میں کہا اس کے لہجے میں تلخی دیکھ کر مومنہ کے چہرے پر معنی خیز  
مسکراہٹ آئی اور وہ اسے دیکھتی بنا کچھ کہے کمرے سے باہر چلی گئی

مومنہ کے جانے کے بعد مصطفیٰ فریش ہونے کیلئے چلا گیا  
کچھ دیر کے بعد چنچ کر کے وہ باہر آیا آئیے کے سامنے کھڑے ہو کر خود کو دیکھنے لگا  
اس نے آج سے پہلے خود کو اتنا بے بس نہیں پایا تھا

اسے لگا تھا وہ آسانی سے زرتاشہ سے دور ہو جائے گا لیکن اب اس سے دور جانے کے خیال سے ہی اسے تکلیف ہو رہی تھی

اس نے نہیں سوچا تھا کہ اس کا پیارا اتنی شدت اختیار کر لے گا کہ وہ چاہ کر بھی اس سے دور نہیں جا پائے گا

شیشے کے سامنے کھڑا وہ انہی سوچوں میں گم اپنی قمیض کے بٹن بند کر رہا تھا اسے نہیں پتا تھا اب آگے کیا ہونا سب کچھ وقت پر چھوڑ کر اس نے اپنے دماغ کو تمام خیالوں سے آزاد کرایا اور کمرے سے باہر نکل کر ساتھ والے کمرے (زرتاشہ کا کمرہ) کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا

تھوڑی دیر وہ ہوں ہی کھڑا رہا دروازہ کھٹکائے بنا اسے اندر جانا مناسب نہ لگا وہ دروازہ کھٹکانے لگا

مومنہ اور زرتاشہ تیار بیٹھی مصطفیٰ کا انتظار کر رہیں تھیں

دروازہ کھٹکنے کی آواز پر انہوں نے ایک ساتھ دروازے کی طرف دیکھا

"لگتا ہے آگئے" مومنہ یہ کہہ کر دروازہ کھولنے کیلئے اٹھی

"تم بیٹھو میں دیکھتی ہوں"

زرتاشہ نے اس کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود اٹھ کر دروازہ کھولا

زرتاشہ کو سامنے دیکھ کر مصطفیٰ نظر ہٹانا بھول گیا

"ہیلو" زرتاشہ نے اس کے سامنے چٹکی بجائی

"ہا، ہاں" مصطفیٰ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا

"نیار ہو گئے،، بن لیا شہزادہ اب چلیں اگر آپ کی اجازت ہو تو"

زرتاشہ نے اس پر ٹونٹ مارتے ہوئے کہا

"ہممم چلیں"

مصطفیٰ نے زرتاشہ کے خیال کے برعکس سرد لہجے میں کہا۔ اسے تو لگا تھا وہ اس کے ساتھ

لڑے گا جیسے پہلے لڑتا تھا لیکن اس کے سرد لہجے نے زرتاشہ کو تشویش میں ڈال دیا

مومنہ بیگ اٹھاتی وہاں آئی

"اکھڑے کیوں ہو تم دونوں چلو پہلے ہی دیر ہو گئی ہے"

مومنہ ان دونوں کی سائیڈ سے راستہ بناتی باہر نکلی

مصطفیٰ نے ایک نظر زرتاشہ کو دیکھا اور مومنہ کی پیچھے چل پڑا زرتاشہ بھی اسکے پیچھے چل پڑی

اسکی خاموش نظروں کا مفہوم وہ نہیں سمجھ پائی تھی لیکن کچھ تو تھا جو زرتاشہ کے دل میں بھی کھٹک رہا تھا

شاپنگ کے دوران بھی وہ زیادہ بات نہیں کر رہا تھا اور زرتاشہ اسے نوٹ کیے جارہی تھی مومنہ اسے کبھی ایک دکان پر کھینچ لے جاتی تو کبھی دوسری کی طرف اور مصطفیٰ ہاتھوں میں شاپنگ بیگ لیے ان کے پیچھے پیچھے گھوم رہا تھا زرتاشہ اس کی خاموشی کو محسوس کر رہی تھی وہ جان بوجھ اسے کسی نہ کسی بہانے سے بلاتی اس سے بات کرنے کی کوشش کرتی لیکن وہ ہر بات کا مختصر ہی جواب دیتا

شاپنگ کرنے کے بعد وہ لوگ واپس آرہے تھے مصطفیٰ خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا اور وہ دونوں پیچھے والی سیٹس پر بیٹھیں تھیں

"ارے، ارے کار روکو، کار روکو"

آسکریم والے کو دیکھ کر زرتاشہ نے چلانا شروع کر دیا

مصطفیٰ نے بوکھلا کر گاڑی روکی

"کیا ہوا" مڑ کر اس کی طرف تعجب سے دیکھا

"وہ دیکھو آسکریم والا، مجھے آسکریم کھانی ہے پلیز"

زرتاشہ نے گاڑی سے باہر اشارہ کر کے معصوم صورت بنا کر کہا

اس کے اشارے پر مومنہ اور مصطفیٰ نے بھی باہر دیکھا

مصطفیٰ نے کچھ کہے بنا باہر جانے کیلئے دروازہ کھولا

"مصطفیٰ روکو" مومنہ کی آواز پر اس نے گردن موڑ کر اس کی طرف دیکھا

"میں لے آتی ہوں تم بیٹھو اس کے ساتھ" مومنہ نے مسکرا کر کہا اور کار کا دروازہ کھولنے لگی

مصطفیٰ نے کوئی جواب نہ دیا وہ گاڑی سے نکل کر آسکریم لینے چلی گئی

گاڑی میں اب صرف مصطفیٰ اور زرتاشہ بیٹھے تھے مصطفیٰ اسے گاڑی کے شیشے سے دیکھ رہا تھا اور جب وہ دیکھتی تو نظر دوسری طرف پھیر لیتا

"کوئی مسئلہ ہے کیا تمہارے ساتھ"

زرتاشہ نے اسکی سیٹ سے اپنی کوئی ٹکا کر تھوڑا آگے ہوتے ہوئے کہا  
"نہیں"

"تو پھر اتنے چپ چپ کیوں رہنے لگے ہو پہلے تو ہر بات پر مقابلہ کرتے تھے"  
زرتاشہ نے ہونٹ مچوڑ کر کہا

مومنہ آسکریم والے کے پاس کھڑی انہیں ہی دیکھ رہی تھی  
مصطفیٰ نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا اس کا دل کیا ابھی اس کو یہاں سے بھگا کر لے جائے  
سب کو چیخ چیخ کر بتائے کہ زرتاشہ صرف اسی کی ہے لیکن پھر حادث کا خیال آتے ہی اس  
نے اپنا چہرہ پھیرا

"میں تو ویسا ہی ہوں تم شائد کچھ زیادہ ہی نوٹ کر رہی ہو مجھے"

کرب کی ایک لہر اس کے چہرے پر سے دوڑی

"ہاں شائد"

یہ کہہ کر زرتاشہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی

اتنے میں مومنہ ان کیلئے آسکریم لے کر آئی

آسکریم کھانے کے بعد وہ گھر کی طرف روانہ ہو گئے

تسنیم بیگم نے آج درزی کو بلایا تھا گھر کے باقی لوگوں کے کپڑوں کے ساتھ ساتھ انہیں حارث کی شیروانی بھی انہی سے سلوانی تھی

"حارث بیٹا ادھر آؤ"

حارث جو کہیں باہر جا رہا تھا تسنیم بیگم کے آواز دینے پر ان کی طرف آیا  
"یہ ہے میرا بیٹا اس کا ناپ لے لیں اور ایک اچھی سی شیروانی بنادیں اس کے ناپ کی"  
انہوں نے حارث کی طرف اشارہ کر کے درزی سے کہا

درزی حارث کا ناپ لینے لگا ناپ لینے کے بعد تسنیم بیگم نے ان کو کچھ ہدایتیں کر کے بھیج

دیا

درزی کے جانے کے بعد حارث ان کی طرف متوجہ ہوا  
"کیا امی، شیروانی ہم ریڈی میڈ بھی تو لے سکتے ہیں اس کی کیا ضرورت تھی"

"چپ کرو کیوں ضرورت نہیں تھی میں اپنی پسند کی اچھی سی شیروانی بنواؤں گی اپنے بیٹے  
کیلئے"

انہوں نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا  
"اور تم فکر مت کرو دلہن کا جوڑا بھی میں خود پسند کر کے لاؤں گی"

ان کی بات پر حارث مسکرایا  
"اچھا امی زرتاشہ نظر نہیں آرہی کہیں"  
حارث نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا

"اچھا ابھی سے ماں کے سامنے بیوی کی باتیں کرنے لگ گئے"  
حارث نے ان کی اس بات پر سر کھجایا  
"وہ بازار تک گئی ہے ابھی آتی ہوگی"

تسنیم بیگم نے مسکرا کر کہا

ابھی وہ دونوں وہیں کھڑے تھے کہ زرتاشہ اور مومنہ مصطفیٰ کے ساتھ اندر آئیں  
زرتاشہ کو دیکھ کر حارث کھڑا ہوا اور مسکرا کر اسے دیکھنے لگا

مصطفیٰ اور مومنہ کی نظریں ان دونوں پر ہی تھیں  
مصطفیٰ تو آگنور کرتا اندر چلا گیا

"ارے زرتاشہ یہاں کیوں کھڑی ہو گئی ہو چلو نا"  
مومنہ نے اس کو زبردستی دھکیلتے ہوئے کہا

زرتاشہ نے ایک نظر حارث کو دیکھا اور مومنہ کے ساتھ چل پڑی  
حارث مسکراتے ہوئے اسے جاتا دیکھتا رہا

رات کا وقت تھا سب اپنے اپنے کمروں میں سو رہے تھے

مومنہ بھی زرتاشہ کے ساتھ لیٹی سو رہی تھی  
زرتاشہ آنکھیں کھولے کسی گرمی سوچ میں گم تھی

اس نے یہ نوٹ کیا تھا کہ جب سے اسکی اور حارث کی بات پکی ہوئی تھی تب سے مصطفیٰ بدلا  
بدلا سا تھا

وہ پہلے والا مصطفیٰ نہیں رہا تھا جو ہر بات پر چڑھتا تھا

یہی سوچتے سوچتے اسے اپنی عادت کے مطابق بھوک لگ گئی اسنے مومنہ کی طرف دیکھا وہ گرمی  
نیند میں تھے وہ آہستہ سے بیڈ سے اتری اور دبے پاؤں چلتی کمرے سے باہر آئی

وہ کچن کی طرف جا ہی رہی تھی کہ مصطفیٰ کی کمرے سے آتی آوازیں سن کر کی وہ اس کے  
کمرے کی طرف گئی اور دروازے کے ساتھ کان لگا لیا

"نہیں یار میں بھول سکتا ہوں بھلا تمہیں بس تھوڑی مصروفیات زیادہ ہیں"

"ایک کال تو کر سکتے تھے نا تم"

فون سے ماریہ کی آواز ابھری

"اچھا نا آئندہ سے کال کرلوں گا"

ابھی وہ یہی باتیں کر رہا تھا کہ اسے دروازے پر کسی کی آہٹ محسوس ہوئی

"اچھا ماریہ میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں"

مصطفیٰ نے یہ کہہ کر کال بند کردی اور دروازے کی طرف آیا

اس کی آخری بات سن کر زرتاشہ فوراً وہاں سے بھاگی اور سیڑھیاں اترتے کچن کی طرف آئی

مصطفیٰ نے دروازہ کھولا وہاں کوئی بھی نہیں تھا اس نے اپنا وہم سمجھا اور دروازہ بند کر کے اندر آکر لیٹ گیا

زرتاشہ عجیب سی کشمکش میں مبتلا ہو گئی اتنا تو اسے پتا چل چکا تھا کہ وہ کسی لڑکی سے بات کر رہا تھا لیکن کون تھی وہ لڑکی؟ کیا وہ اس کی وجہ سے پریشان تھا؟  
ایسے اور کئی سوال زرتاشہ کے دماغ میں گھومنے لگے

لیکن مجھے کیا وہ جس بھی لڑکی سے بات کرے یہ سوچ کر اس نے اپنے دماغ کو سوالوں سے آزاد کیا اسے خود عجیب لگا کہ اسے کیوں برا لگ رہا ہے

اس نے خود کو سنبھالا اور بغیر کچھ کھائے سیرھیاں چڑھتی اپنے کمرے میں آکر لیٹ گئی

سب اپنی اپنی طرف سے شادی کی تیاریوں میں مصروف رہتے تھے

دادا جان نے تسنیم بیگم تبسم بیگم اور صابر صاحب کو اپنے کمرے میں بلایا  
تبسم بیگم اور صابر صاحب سوالیہ نظروں سے دادا جان کی طرف دیکھ رہے تھے  
دادا جان نے اپنی بات شروع کی

"میں نے تم دونوں کو یہاں ایک اہم بات کیلئے بلایا ہے"

وہ دونوں غور سے ان کی باتیں سننے لگے

"زرتاشہ اور حارث کے ساتھ ہم چاہتے ہیں کہ مومنہ اور مصطفیٰ کی بھی شادی ہو جانی چاہیے

ہم آج تم دونوں سے مصطفیٰ کیلئے مومنہ کا ہاتھ مانگتے ہیں"

دادا جان کی بات پر صابر صاحب اور تبسم بیگم نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا ایسی کسی بات کی تو وہ توقع بھی نہیں کر رہے تھے

پھر انہوں نے تسنیم بیگم کی طرف دیکھا جو جواب طلب نظروں سے ان دونوں کی طرف دیکھ رہی تھیں

"ہمیں اس پر کیا اعتراض ہوگا ہماری بچی ہماری آنکھوں کے سامنے رہے اس سے زیادہ ہمیں کیا چاہیے لیکن ابا جان مصطفیٰ نے تو ابھی شادی سے منع کر دیا ہے"

صابر صاحب نے خدشہ ظاہر کرتے ہوئے کہا

"مصطفیٰ کو میں منالوں گی بس آپ لوگ ہاں کریں"

تسنیم بیگم نے ان کو تسلی دیتے ہوئے کہا

"یہ مسئلہ بھی ابھی حل کر دیتے ہیں"

یہ کہہ کر دادا جان نے ملازمہ کو بلوایا اور اسے مصطفیٰ اور مومنہ کو بلانے کا کہا

تھوڑی دیر کے بعد مصطفیٰ اور مومنہ کمرے کے اندر آئے دادا جان نے ان کو بیٹھنے کا کہا وہ تعجب سے سب کی طرف دیکھتے ہوئے بیٹھ گئے

"بیٹا تم دونوں نے ہمیشہ ہماری بات مانی ہے اور مجھے یقین ہے اس بار بھی منا نہیں کرو گے"

"بات کیا ہے دادا جان" مصطفیٰ کو دال میں کچھ کالا لگ رہا تھا

"ہم لوگ چاہتے ہیں کہ زرتاشہ اور حارث کے ساتھ مومنہ اور تمہاری بھی شادی کر دی جائے"  
دادا جان کی بات پر مومنہ نے حیرانی سے ان کی طرف دیکھا  
مصطفیٰ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا  
"یہ کیا کہ رہے ہیں آپ دادا جان  
میں نے ایک دفعہ شادی سے منع کر دیا تھا تو پھر"

"بیٹا ایک دفعہ میری بات تو سنو"  
تسنیم بیگم اسے سمجھانے کیلئے اٹھیں

"پلیز امی جان مجھے کچھ نہیں سننا میں نے ایک دفعہ کہ دیا کہ مجھے شادی نہیں کرنی تو نہیں کرنی"

مصطفیٰ یہ کہتا غصے سے باہر نکل گیا تسنیم بیگم نے حیرانی سے اسے جاتا دیکھا انہیں لگا تھا وہ مصطفیٰ کو سمجھا لیں گی اتنے شدید ری ایکشن کی امید نہیں تھی ان کو

سب نے مومنہ کی طرف دیکھا مومنہ بیچاری صورت بنائے کھڑی تھی اندر ہی اندر وہ خوش تھی کہ اسے کچھ کرنا نہیں پڑا

وہ بے وجہ سرکوں پر گاڑی چلا رہا تھا کسی اور بات کا غصہ وہ کسی اور بات پر اتار آیا تھا کتنی ہی دیر وہ یوں ہی گھومتا رہا کچھ دیر کے بعد اس نے خود کو سنبھالا اسے احساس ہوا کہ وہ دادا جان کے ساتھ بہت بدتمیزی کر آیا ہے

انہوں نے ایسی بھی کوئی غلط بات تو نہیں کی تھی

لیکن وہ کیا کرتا اس وقت اسے یہی سوچھا

یہ سوچ کر اس نے خود کو تسلی دی اور گاڑی گھر کی طرف بڑھا دی

مومنہ پرسکون سی کمرے کے اندر آئی زرتاشہ بیڈ پر بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی اس کو آتا دیکھ کر اس کی طرف لپکی

"کیوں بلایا تھا داداجان نے"  
وہ وہ وہیں کھڑی کھڑی اس سے پوچھنے لگی

"کو بیٹھنے تو دو پھر بتاتی ہوں"  
مومنہ کہتی بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی زرتاشہ بھی اس کے ساتھ آکر بیٹھ گئی اور جواب طلب نظروں سے اسے دیکھنے لگی

"داداجان نے مجھے شادی کیلئے پوچھنے کیلئے بلایا تھا"

"کس کی شادی"

زرتاشہ نے آنکھیں پھاڑے پوچھا

"میری اور مصطفیٰ کی امی بابا تو مان گئے تھے لیکن"

"لیکن کیا جلدی بتاؤ"

زرتاشہ نے بے تابی سے پوچھا

"لیکن مصطفیٰ نے سب کے سامنے شادی سے انکار کر دیا"

مومنہ کی آخری بات سن کر زرتاشہ نے گہری سانس لی اور بیڈ پر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی

"مجھے لگتا ہے مصطفیٰ کسی اور کو پسند کرتا ہے"

مومنہ نے کن اکھیوں سے زرتاشہ کے تاثرات دیکھنے چاہے

زرتاشہ زمین کو گھور رہی تھی

"ہاں شائید"

اسنے بے دھیانی سے کہا اور اٹھ کر باہر جانے لگی

"کہاں جارہی ہو اب"

مومنہ نے اسے پیچھے سے آواز دی

"بکری کے پاس کب سے گئی نہیں نا"

اس نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا اور دروازہ کھولتی کمرے سے باہر چلی گئی

مصطفی گاڑی گھر کی طرف لے جا رہا تھا گھر سے تھوڑے فاصلے پر اسے زرتاشہ بکری کے بچے سے کھیلتی دکھائی دی اس نے گاڑی وہیں پر روکی

مصطفی کو ان کی پہلی ملاقات یاد آئی ان کی پہلی ملاقات بھی تو اس بکری کے بچے کی وجہ سے ہی ہوئی تھی

وہ گاڑی سے اترا اور اس کی طرف چل پڑا

زرتاشہ بکری کے بچے کو گود میں لے کر سہلاتے ہوئے اس سے باتیں کر رہی تھی

"تمہیں پتا ہے میری شادی ہونے والی ہے اور میں شادی کے بعد بھی یہی رہوں گی تمہارے پاس"

مصطفیٰ اس کے پیچھے کھڑا اس کی معصومیت بھری باتیں سن رہا تھا

"لیکن پتا نہیں کیوں عجیب سی بے چینی ہے شادی کی تیاریوں میں دل ہی نہیں لگ رہا میرا"  
"کیوں نہیں لگ رہا دل"

مصطفیٰ نے اس کے سامنے آتے ہوئے کہا زرتاشہ حیرانی سے۔ مصطفیٰ کو دیکھنے لگی

"یہ مجھے دو کتنا برا لگ رہا ہے نا ہونے والی دلسن بکری کا بچہ اٹھائے  
کھڑی ہے"

مصطفیٰ نے بظاہر خود کو نارمل رکھتے ہوئے بکری کا بچہ اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا

"تم خوش ہو مصطفیٰ"

اس نے بغور اسے دیکھتے ہوئے سوالیہ انداز میں پوچھا

"ہاں کیوں نہیں میرے بھائی کی شادی ہے میں خوش کیوں نہیں ہوگا"

مصطفیٰ نے نظریں چراتے ہوئے کہا

"تم نے مومنہ سے شادی کیلئے منع کیوں کر دیا"

زرتاشہ نے ایک اور سوال داغا

مصطفیٰ نے کوئی جواب نہ دیا

"تم کسی اور کو پسند کرتے ہو کیا"

اس کی بات پر مصطفیٰ نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا دل تو کیا کہ سب بتادے لیکن  
اس نے اپنے جذبات کو کنٹرول کیا  
"نہیں"

مختصر سا جواب دے کر اس نے بکری کا بچہ اس کے ہاتھ میں دیا اور اپنی گاڑی کی طرف بڑ  
گیا

زرتاشہ اسے جاتا دیکھتی رہی

دل ہی دل میں وہ کہیں خوش ہوئی تھی

دادا جان اپنے کمرے میں بیٹھے مصطفیٰ کے رویے کے بارے میں ہی سوچ رہے تھے  
"میں آجاؤں دادا جان"

مصطفیٰ کی آواز ان کی سماعتوں سے ٹکرائی  
"آجاؤ"

انہوں نے بغیر اس کی طرف دیکھے کہا

مصطفیٰ چلتا ہوا ان کے سامنے آکر بیٹھ گیا وہ ابھی ابھی اسے دیکھنے سے گریز کر رہے تھے

وہ اٹھا اور گھٹنوں کے بل ان کے سامنے بیٹھ گیا  
"مجھے معاف کر دیں دادا جان میرا آپ سے یا کسی سے بھی بدتمیزی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں

تھا

بس مجھے اس وقت سمجھ نہیں آیا کہ میں کیا کروں"

وہ بھی دادا تھے اس کے اور وہ ان کا لاڈلا پوتا دل تو اسکی اتنی باتوں سے ہی موم ہو چکا تھا

"مومنہ سے شادی سے منع کیوں کر دیا تم نے"

دادا جان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

اس نے نظریں جھکائیں اور پھر ان کی طرف دیکھا

"میں مومنہ سے شادی نہیں کرنا چاہتا میں نے ہمیشہ اسے اپنی چھوٹی بہن سمجھا ہے اس سے شادی کا میں سوچ بھی نہیں سکتا میں اس سے شادی کر بھی لیتا تو کبھی اس کو خوش نہ رکھ سکتا"

دادا جان اسے دیکھ کر مسکرائے اور اس کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر اثبات میں سر ہلایا

مصطفیٰ بھی انہیں دیکھ کر مسکرایا

مومنہ اپنے کمرے میں لیٹی چھت کو گھورے جارہی تھی  
اس کے کمرے کا دروازہ کھٹکنے لگا  
دروازہ کھٹکنے کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا اور برا سامنے بنا کر اٹھی

اس نے دروازہ کھولا تو سامنے حارث کھڑا مسکرا رہا تھا  
"حارث تم اندر آؤ"

مومنہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور کمرے کے اندر آئی حارث بھی اس کے پیچھے کمرے میں  
آیا

"وہ میں زرتاشہ کو دیکھنے آیا تھا دیکھ نہیں رہی"  
حارث نے قدرے جھجکتے ہوئے کہا

حارث کی اس بات پر مومنہ کی مسکراہٹ پھسکی پڑی

"وہ باہر گئی تھی آئی نہیں ابھی تک"

مومنہ نے بے دلی سے کہا

"اوکے"

"حارث"

حارث مختصر سا جواب دیے جانے لگا مومنہ کی آواز پر اس کی طرف متوجہ ہوا  
"تم خوش ہو اس شادی سے"

"ہاں بہت"

"لیکن مجھے لگتا ہے زرتاشہ خوش نہیں ہے"  
مومنہ نے اپنی پہلی چال چلتے ہوئے کہا

"کیوں تمہیں ایسا کیوں لگا اگر وہ خوش نا ہوتی تو شادی کیلئے راضی بھی نہ ہوتی"  
حارث نے مسکرا کر جواب دیا

"ہاں شائد تم ٹھیک کہہ رہے ہو ویسے میرا وہم ہوگا"  
مومنہ نے شرمندہ سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

حارث نے کوئی جواب نہ دیا اور وہاں سے چلا گیا  
ایک شیطانی مسکراہٹ مومنہ کے چہرے پر آئی

شادی میں بس دو دن ہی رہ گئے تھے اور تیاریاں اپنے عروج پر تھی پورے گھر کو دلہن کی طرح  
سجا دیا گیا تھا

خاص طور پر گھر کی عورتوں کو تو سر کھجانے کا ٹائم بھی نہیں مل رہا تھا

مصطفیٰ اب چاہتا تھا کہ جلدی سے شادی ہو جائے اور وہ یہاں سے چلا جائے کیونکہ اب اس  
سے اور برداشت نہیں ہوتا تھا اور وہ اپنی طرف سے کوئی گڑبڑ بھی نہیں کرنا چاہتا تھا

دادا جان صحن میں کھڑے سجاوٹ دیکھنے میں مصروف تھے  
اس بڑے سے صحن میں ایک طرف سیج بنایا گیا تھا جس پر دلہا اور دلہن کیلئے کرسیاں سجا کر  
رکھی گئی تھی

باقی پورے صحن کو بھی ریڈ اور وائٹ کے تھیم سے سجا دیا گیا تھا

دادا جان وہیں کھڑے تھے کہ مومنہ انہیں دیکھ کر چلتی ہوئی ان کے پاس آکر کھڑی ہو گئی

"دادا جان مجھے ایک بات کرنی تھی آپ سے"

مومنہ ان کے ساتھ کھڑے سجاوٹ دیکھتے ہوئے کہا

"جی بیٹا بولو میں سن رہا ہوں"

دادا جان نے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا

"دادا جان مجھے لگتا ہے زرتاشہ اس شادی سے خوش نہیں ہے"

مومنہ کی بات پر دادا جان نے ان کی طرف دیکھا وہ بھی انہی کی طرف دیکھنے لگا

"تمہیں ایسا کیوں لگا"

سوالیہ انداز میں پوچھا گیا

"مجھے نہیں پتا دادا جان لیکن مجھے ایسا لگتا ہے کہ زرتاشہ اور مصطفیٰ بھائی ایک دوسرے کو

پسند کرتے ہیں"

"تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہوگی اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو زرتاشہ ہم سے نہ چھپاتی"

دادا جان نے سپاٹ لہجے میں کہا مومنہ تو اپنا سامنہ لے کر رہ گئی

"شائید میرا وہم ہو" مومنہ نے معصومیت سے کہا اور وہاں سے چل پڑی  
دادا جان نے اس کی بات تو نہیں مانی تھی لیکن اس کا مقصد صرف ان کے دماغ میں یہ  
بات ڈالنا تھا جو وہ کر چکی تھی

زرتاشہ اپنے کمرے میں بیٹھی مہندی اور شادی کا جوڑا دیکھ رہی تھی  
فضا بیگم اس کے کمرے میں آئیں انہیں دیکھ کر وہ احتراماً کھڑی ہوئی

"ارے بیٹھ جاؤ بیٹا" فضا بیگم نے اس کو بیٹھنے کا اشارہ کیا ان کے کہنے پر وہ بیٹھ گئی وہ بھی  
ان کے ساتھ آکر بیٹھ گئیں  
اور پیار سے اسے دیکھنے لگیں

"زرتاشہ بیٹا تمہاری شادی ہو تو اسی گھر میں رہی ہے شادی کے بعد بھی تمہیں یہی ہی رہنا ہے

لیکن جیسے اب تم مجھے اپنی ماں سمجھتی ہو اسی طرح شادی کے بعد تم تسنیم بھابھی کو اپنی ماں سمجھنا شادی کے بعد سب بدل جاتا ہے بیٹا بہت ذمہ داریاں اٹھانی پڑتی ہیں اور میں تمہیں یہی سمجھانا چاہتی ہوں لیکن اپنی ذمہ داریوں کو ہمیشہ آگے رکھنا تمہاری پہلی ترجیح اپنے شوہر کو خوش رکھنا ہونی چاہیے۔۔۔ تم سمجھ رہی ہو نا میری بات"

اپنی بات ختم کر کے انہوں نے پیار سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

"میں سمجھ رہی ہوں امی جان آپ فکر مت کریں میری طرف سے آپ کو کبھی کوئی شکایت نہیں ملے گی"

زرتاشہ نے مسکرا کر کہا فضا بیگم نے پیار سے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا

"اچھا چلو جلدی سے تیار ہو کر نیچے آجاو مہندی لگانے والی آتی ہو نگلی"

فضا بیگم نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا

وہ کہتی کمرے سے باہر چلی گئیں

زرتاشہ نے اپنی مہندی کا جوڑا اٹھایا اور چیلنج کرنے چلی گئی

مہندی لگانے والی آچکی تھی زرتاشہ ان کے درمیان بیٹھی اپنی پسند کی مہندی لگوا رہی تھی  
اتنے میں مصطفیٰ اور حارث وہاں آئے

"حارث ادھر آؤ" حارث کو دیکھ کر زرتاشہ نے اسے اپنے پاس بلایا

حارث اس کے بلانے پر اس کے پاس آیا مصطفیٰ وہیں کھڑا اسے دیکھنے لگا

حارث اس کے سامنے جا کھڑا ہوا

"وہ ادھر سامنے بیٹھ جاؤ اور تم" اس نے ساتھ بیٹھی ایک لڑکی سے کہا

"تم زرا مہندی لگا دو اس کے ہاتھوں پر اور ہاں میرا نام بھی لکھنا"

زرتاشہ نے اس لڑکی کو ہدایت کرتے ہوئے کہا

"میں کیسے یار تم بھی نا" حارث نے جھجکتے ہوئے کہا

"باتیں بعد میں کرنا پہلے وہاں جا کر بیٹھو"

زرتاشہ نے ایک طرف منہ سے ہی اشارہ کرتے ہوئے کہا

حادث ہار مانتا ہوا اس جگہ پر جا کر بیٹھ گیا اور ایک لڑکی زرتاشہ کے کہنے پر اسے مہندی لگانے لگا

مصطفیٰ دور کھڑا بے اختیار اسے دیکھنے لگا

تھوڑی دیر کے بعد زرتاشہ کے ہاتھوں پر مہندی لگ چکی تھی اور وہ خوشی سے اپنے ہاتھوں پر لگی مہندی کو دیکھ رہی تھی

اچانک اس کی نظر مصطفیٰ پر پڑی اس نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا اور چلتی ہوئی اس کے پاس آئی

"تم مہندی کیوں نہیں لگوا رہے"

زرتاشہ نے معصومیت سے پوچھا

"بس ایسے ہی"

"حادث بھی تو لگوا رہا ہے تم بھی لگوالو اور یہ دیکھو میری مہندی کیسی لگی ہے"

زرتاشہ نے خوش ہوتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اس کے سامنے کیے

مصطفیٰ نے اس کے ہاتھوں پر لگی مہندی کو دیکھا  
"بہت اچھی ہے لیکن۔۔۔ حارث کا نام کہاں ہے"  
مصطفیٰ نے اس کی مہندی کی طرف دیکھتے پوچھا  
زرتاشہ نے اپنا ہاتھ اپنے چہرے کے سامنے کیا

"اووو۔۔۔ نام لکھوانا تو میں بھول گئی"  
زرتاشہ نے ایسے کہا جیسے اس سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہو  
"خیر ہے مہندی تو اچھی لگی ہے نا"  
زرتاشہ نے خود کو تسلی دیتے کہا

"ہاں"

مصطفیٰ نے مسکرا کر کہا

دور بیٹھے حارث کی نظریں ان دونوں پر ہی ٹکی تھیں

آخر شادی کا دن آہی گیا پورے گھر میں ہلچل مچی تھی لیکن زرتاشہ میڈم ابھی بھی سو رہی تھی

"زرتاشہ تھوڑی دیر میں پارلر والی آنے والی ہے تم ابھی تک سو رہی ہو اٹھ جاو جلدی سے"

مومنہ نے اسے بیڈ سے کھینچتے ہوئے کہا

"اٹھ گئی ہوں اور کوئی حکم"

زرتاشہ نے آنکھیں مل کر کہا

"اور جا کر جلدی سے فریش بھی ہو جاؤ"

مومنہ نے ایک اور حکم صادر کرتے ہوئے کہا

زرتاشہ نے منہ بنا کر اسے دیکھا اور فریش ہونے چلی گئی

حارث دلہا بنا اپنے دوستوں کے ساتھ کھڑا تھا اور اس کے دوست اسے چھیڑنے میں مصروف تھے

دوسری طرف زرتاشہ بھی دلہن بنی شیشے کے سامنے بیٹھی تھی  
"ماشاء اللہ بہت پیاری دلہن بنی ہیں آپ"  
پارلر والی نے اسکی تعریف کرتے ہوئے کہا زرتاشہ بھی خود کو دیکھ کر مسکرانے لگی

"مصطفیٰ بھائی"

مصطفیٰ باہر کی طرف جا رہا تھا مومنہ کی آواز پر پلٹ کر اس کی طرف دیکھا

"بھائی وہ زرتاشہ آپ کو بلا رہی ہے"

مومنہ نے بڑی ڈھٹائی سے جھوٹ بولا

"مجھے لیکن کیوں" مصطفیٰ نے تعجب سے پوچھا

"پتا نہیں یہ آپ خود جا کر پوچھ لیں"

مومنہ نے انجان بنتے ہوئے کہا

مصطفیٰ نے اثبات میں سر ہلایا اور زرتاشہ کے کمرے کی طرف چل پڑا

مومنہ چہرے پر مسکراہٹ لیے اسے جاتا دیکھتی رہی

اور پھر باہر چلی گئی جہاں سارے گھر والے بیٹھے تھے

"دادا جان دادا جان وہ زرتاشہ" مومنہ بھاگتی ہوئی وہاں آئی جہاں سب گھر والے بیٹھے تھے

"کیا ہوا زرتاشہ کو"

فضا بیگم نے پریشانی سے اٹھتے ہوئے کہا

"وہ مصطفیٰ اور زرتاشہ وہ دونوں بھاگ کر جا رہے ہیں"

"کیا بقواس کر رہی ہو تم"

حارث نے غصے میں آتے ہوئے کہا

"میں جھوٹ نہیں بول رہی میں نے خود سنا ہے ابھی مصطفیٰ بھائی زرتاشہ سے کہ رہے تھے کہ وہ اسے لے کر یہاں سے چلے جائیں گے آپ کو یقین نہیں آتا تو آپ میرے ساتھ آکر دیکھ لیں"

مومنہ نے اندر جاتے ہوئے کہا سارے گھر والے اس کے پیچھے چل پڑے

مصطفیٰ زرتاشہ کے کمرے میں آیا شیشے میں سے زرتاشہ نے اس کو دیکھا اور کھڑی ہو گئی

مصطفیٰ کو دیکھ کر پارلر والی بھی وہاں سے چلی گئی

"بلایا تمہا تم نے"

مصطفیٰ نے اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے کہا  
"میں نے --- زرتاشہ نے انگلی سے اپنی طرف اشارہ کیا  
"میں نے تو نہیں بلایا تمہیں"

"لیکن مومنہ تو کہہ رہی تھی کہ تم نے مجھے بلایا تھا"  
مصطفیٰ نے تعجب سے کہا

"نہیں تو" وہ بے نیازی سے دوبارہ شیشے میں خود کو دیکھنے کیلئے مڑی ہی تھی کہ اس کا پیر  
شیشے کے سامنے پڑے ٹول سے ٹکرایا  
وہ گرنے ہی والی تھی کہ مصطفیٰ نے اس کو تھام لیا

اسی وقت دادا جان اور سب گھر والے وہاں آئے ان دونوں کو ایسے دیکھ دادا جان نے غصے سے  
مصطفیٰ کا نام پکارا  
"مصطفیٰ"

دادا جان کی آواز پر دونوں نے گھبرا کر انہیں دیکھا

-----  
"مصطفیٰ"

دادا جان کی آواز پر دونوں نے گھبرا کر ان کی طرف دیکھا سب گھر والوں کو وہاں دیکھ کر وہ حیران ہوئے

"مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی" دادا جان نے غصے میں کہا  
"اور زرتاشہ تم تمہیں زرا شرم نہیں آئی گھر کی عزت خراب کر کے مصطفیٰ کے ساتھ بھاگتے ہوئے"

مومنہ نے بھی اپنا حصہ ڈالنا چاہا

مصطفیٰ اور زرتاشہ نے تعجب سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا  
"لیکن دادا جان"

"بس" مصطفیٰ اپنی صفائی میں کچھ کہنے ہی والا تھا کہ دادا جان نے اسے اشارے سے روکا

فضا بیگم اور تسنیم بیگم کی آنکھوں میں آنسو تھے

"جو تم لوگوں نے کرنا تھا وہ کر لیا اب وہی ہوگا جو ہمارا فیصلہ ہوگا"

دادا جان نے رعب سے کہا انہوں نے زرتاشہ کی طرف دیکھا جو دلہن بنی کھڑی تھی

"زرتاشہ کی شادی مصطفیٰ سے ہوگی ابھی اسی وقت اور شادی کے بعد تم آج ہی اسے لے کر لے جانا اور واپس آنے کا سوچنا بھی مت تمہارے ہمارے سارے رشتے ختم"

ان کے حکم ہر سب نے تعجب سے ان کی طرف دیکھا زرتاشہ تو جیسے سکتے میں آگئی

"اور رہی بات حارث کی تو اس کی بھی ابھی شادی ہوگی لیکن زرتاشہ سے نہیں مومنہ سے"

دادا جان نے اپنا حکم صادر کیا اور کمرے سے باہر چلے گئے ان کے پیچھے باقی گھر والے بھی چلے گئے سب انہیں ہی مجرم سمجھ رہے تھے

زرتاشہ کو تو سمجھ نہ آیا اتنے سے وقت میں ہو کیا گیا ہے اس کے ساتھ وہ وہیں ڈھے سی گئی تسنیم بیگم کمرے میں آئیں اور نفرت سے اسے دیکھتیں مصطفیٰ کو لے کر وہاں سے چلی گئیں

سٹیج پر اب دو کی بجائے چار کرسیاں رکھی تھیں

مومنہ دلہن بنے بیٹھی تھی حارث بھی ٹوٹے دل کے ساتھ اس کے ساتھ بیٹھا تھا

سب مہمان چہم گوئیاں کرنے میں مصروف تھے  
تھوڑی دیر کے بعد دلہن بنی زرتاشہ کو ایک کرسی پر لا کر بٹھایا گیا اور مصطفیٰ اس کے ساتھ آکر  
بیٹھا

دادا جان تو انہیں دیکھنے سے ہی گریز کر رہے تھے  
کچھ دیر کے بعد نکاح ہوا  
نکاح کے بعد سب مہمان کھانا کھانے چلے گئے

دادا جان نے مصطفیٰ اور زرتاشہ کو اپنے پاس بلایا سارے گھر والے بھی وہیں موجود تھے اور وہ  
دونوں مجرم بنے ان کے سامنے کھڑے حکم کا انتظار کر رہے تھے

"ابھی اپنا بیوی کا اور اپنا سامان اٹھاؤ اور شرافت سے یہاں سے چلے جاؤ آج میں تم دونوں  
ہمارے لیے اور ہم تمہارے لیے"

"دادا جان میری بات تو سنیں" زرتاشہ نے آنکھوں میں آنسو لیے منت کرتے ہوئے کہا

"ہمیں تمہاری کوئی بات نہیں سننی"  
دادا جان نے قدرے اونچی آواز میں کہا  
زرتاشہ بیچاری سہم گئی

"دادا جان ابھی آپ غصے میں ہیں آپ پلیز ٹھنڈے دماغ سے ہماری بات سنیں"  
مصطفیٰ نے ان کو سمجھانا چاہا دادا جان نے اس کی طرف دیکھا  
"تمہیں شرم آئی چاہیے اب کوئی بات کرتے ہوئے۔۔۔۔ تم دونوں کو ہمارا احسان ماننا چاہیے  
کہ ہم عزت سے تم دونوں کو بھیج رہے ہیں ورنہ تم دونوں اس لائق نہیں ہوں"  
غصے سے دادا جان کے ماتھے کی رگیں باہر کو ابھر آئیں

مصطفیٰ نے ایسے بھری نظروں سے تسنیم بیگم کی طرف دیکھا لیکن ان کے چہرے سے بھی  
صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ بھی ان دونوں کو مجرم سمجھتی ہیں

"تسنیم۔۔ سامان لے آؤ انکا" دادا جان کے حکم پر تسنیم بیگم نے دونوں کا سامان لا کر وہاں رکھا

"امی" زرتاشہ بھگی آنکھیں لیے فضا بیگم کی طرف بڑھی انہوں نے اس سے منہ موڑ لیا زرتاشہ کا دل کٹ کر رہ گیا

مصطفیٰ نے سامان اٹھایا زرتاشہ کا ہاتھ پکڑا اور سب کو جتنی نظروں سے دیکھتے اسے لے کر وہاں سے نکل گیا

اس کے جانے کے بعد دادا جان کسی سے کچھ کہے بغیر اپنے کمرے کی طرف چلے گئے ان کے جانے کے بعد فضا بیگم نے رونا شروع کر دیا آخر ان کی اکلوتی بیٹی تھی جو ان کی نظروں سے اتنی دور کر دی گئی تھی کہ شاید وہ اسے کبھی نہ دیکھ سکیں اور وہ اس کیلئے کچھ کر بھی نہ سکیں

قادر صاحب نے ان کو سنبھالا اور کمرے کی طرف لے گئے مومنہ بت بنے یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی اسے دادا جان سے سخت فیصلے کی توقع تھی لیکن اتنا تو اس نے بھی نہیں سوچا

"مومنہ بیٹا" تسنیم بیگم کی آواز پر مومنہ نے چونک کر ان کی طرف دیکھا  
"چلو بیٹا" وہ اسے اپنے ساتھ لے کر حارث کے کمرے کی طرف چل دیں

کھانا کھانے کے بعد سب مہمان جا چکے تھے گھر میں سے کسی نے بھی کھانا نہیں کھایا تھا  
شادی کا دن ان کیلئے ماتم کا دن بن گیا تھا سب خوش ہونے کی بجائے افسردہ تھے سوائے  
مومنہ کے اسے اس بات کی خوشی تھی کہ جو وہ چاہتی تھی اسے مل- چکا تھا حارث اس کا  
ہوچکا تھا

جو کمرہ زرتاشہ کیلئے سجایا گیا تھا اب اس میں مومنہ دلہن بنی بیٹھی تھی  
اتنے میں حارث کمرے کے اندر آیا  
مومنہ نے اسے دیکھا اور نظریں جھکا کر بیٹھ گئی

حارث چلتا ہوا آیا اور اس کے سامنے آکر بیٹھ گیا

"دادا جان کے کہنے پر میں نے تم سے شادی تو کر لی ہے لیکن میں صرف زرتاشہ سے محبت کرتا تھا تمہیں اپنی بیوی تسلیم کرنے میں مجھے تھوڑا وقت لگے گا"

حادث کی بات پر مومنہ نے حیرانی سے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا  
حادث نے اپنی بات جاری رکھی

"اگر تم چاہتی ہو کہ ہم ایک ساتھ خوشی سے رہیں تو اس کیلئے تمہیں مجھے وقت دینا ہوگا"

"کتنا وقت" اکھڑتی سانسوں کے ساتھ مومنہ بس اتنا ہی پوچھ سکی

"یہ میں نہیں جانتا شاید ساری زندگی ہی تمہیں اس کا انتظار کرنا پڑے"  
حادث کہتا وہاں سے اٹھا اور صوفے پر جا کر لیٹ گیا مومنہ سکتے کے عالم میں اسے جاتا دیکھتی رہی

ایک کے بعد ایک آنسو بے اختیار اس کی آنکھوں سے نکل کر گر رہے تھے

اسے اب احساس ہو رہا تھا کہ زرتاشہ پر کیا گزری ہوگی اس نے کتنا بڑا گناہ کر دیا اپنی بہن جیسی کزن پر تہمت لگادی اپنے گناہ کی سزا تو اب اسے بھگتنا تھی

زرتاشہ پورا راستے آنسوؤں پر ضبط کرتے ہوئے کھوئی کھوئی نظروں سے باہر دیکھتی ہوئی آئی

صبح ہونے سے کچھ دیر پہلے وہ لوگ اپنی منزل تک پہنچ چکے تھے گاڑی ایک بہت بڑی بلڈنگ کے سامنے آکر رکی اور اسی بلڈنگ میں مصطفیٰ کا فلیٹ تھا

مصطفیٰ نے گاڑی سے اتر کر زرتاشہ کی سائیڈ کا دروازہ کھولا زرتاشہ نے خالی خالی نظروں سے اسے دیکھا اور گاڑی سے باہر آئی

مصطفیٰ نے گاڑی سے سامان نکالا اور اسے لیتا بلڈنگ کی طرف بڑھ گیا

زرتاشہ کسی روبوٹ کی مانند اس کے ساتھ چل رہی تھی بلڈنگ میں داخل ہو کر وہ لفٹ کے زریعے دوسرے فلور پر آئے جہاں مصطفیٰ کا کمرہ تھا

مصطفیٰ لفٹ سے باہر آیا جبکہ زرتاشہ وہیں بت بنی کھڑی تھی  
"زرتاشہ چلو" مصطفیٰ کے کہنے پر بھی اس نے کوئی ری ایکشن نہ دیا

مصطفیٰ نے نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے ساتھ لیا  
ایک کمرے کے سامنے پہنچ کر اس نے دروازہ کھولا اور اس کو لیے اندر آیا

یہ ایک چھوٹا سا مگر خوبصورت فلیٹ تھا جس میں ایک کمرہ کمرے کے سامنے برآمدہ اور ایک  
کچن تھا

مصطفیٰ اس کو اپنے ساتھ لیے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا

"تم یہیں بیٹھو میں تمہارے لیے پانی لے کر آتا ہوں"  
مصطفیٰ سامان رکھ کر یہ کہتے کمرے سے باہر نکل گیا

اس کے جانے کے بعد زرتاشہ کو جیسے پھر سے سب کچھ یاد آگیا ہو  
دادا جان کے الفاظ اور اس کی ماں کا اس سے منہ پھیرنا اسے رہ رہ کر سب یاد آ رہا تھا  
وہ وہیں زمین پر بیٹھ گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا

کچھ دیر کے بعد مصطفیٰ پانی لے کر اندر آیا زرتاشہ کو زمین پر بیٹھے روتا دیکھ کر اس نے پانی سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور اس کی طرف لپکا اور اس کے ساتھ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا

"زرتاشہ زرتاشہ" وہ اسے سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ تو صرف روئے جا رہی تھی

مصطفیٰ سے اس کا رونا نہ دیکھا گیا اور اس نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا  
زرتاشہ مصطفیٰ کے سینے سے لگے اپنے دل کا غبار نکال رہی تھی  
مصطفیٰ نے بھی اس کو رونے سے نہیں روکا

تھوڑی دیر بعد جب وہ اپنے دل کا غبار نکال چکی تو وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی  
خود کو اس نے مصطفیٰ کے حصار میں پایا

وہ گھبرا کر اس سے الگ ہوئی اور مصطفیٰ کی طرف دیکھنے لگی  
مصطفیٰ بھی اسی کی طرف دیکھتا کھڑا ہوا اور اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا

زرتاشہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑی ہوئی

مصطفیٰ نے لا کر اس کو بیڈ پر بٹھایا اور سائیڈ ٹیبل پر رکھا پانی اس کو پکڑایا  
زرتاشہ نے ایک ہی سانس میں پورا گلاس ختم کر دیا

"تم یہیں بیٹھو میں تمہارے لیے کچھ کھانے کیلئے لے کر آتا ہوں"  
مصطفیٰ نے مسکرا کر اسے کہا اور اٹھنے لگا

"نہیں۔۔ مجھے نہیں لگی بھوک"

زرتاشہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکتے ہوئے کہا  
مصطفیٰ نے اس کے ہاتھ کی طرف دیکھا زرتاشہ نے جلدی سے اس کا ہاتھ چھوڑا

"مجھے نہیں لگی بھوک"

سادہ سے لہجے میں کہتی وہ نظریں جھکا گئی

مصطفیٰ پھر سے بیٹھ گیا اور ایک ہاتھ اس کے چہرے پر رکھا

"چلو تم سو جاؤ نیند تو آئی ہی ہوگی"

زرتاشہ نے اسے دیکھ کر اثبات میں سر بلایا  
مصطفیٰ مسکرا کر اسے دیکھتا بیڈ کی دوسری سائیڈ پر آکر بیٹھ گیا

زرتاشہ اس کے دوسری طرف منہ کر کے لیٹ گئی  
مصطفیٰ بھی اسی کی طرف منہ کر کے لیٹ گیا

اور صبح ہونے کے قریب ہی ان دونوں کو نیند آگئی

مومنہ کی جیسے آنکھ کھلی اس نے سر اٹھا کر صوفے کی طرف دیکھا  
لیکن حارث اس سے پہلے ہی اٹھ کر جا چکا تھا خالی صوفے کو دیکھ کر وہ مایوسی سے اٹھی اور  
واشروم کی طرف چل پڑی

کچھ دیر کے بعد فریش ہو کر وہ کچن کی طرف آئی کچن میں بھی آج اس کو وہ رونق نہ دیکھی جو پہلے دیکھتی تھی

جب زرتاشہ ہوتی تھی تو معمول سے بھی زیادہ کھانا بنتا تھا اور آج تو روز سے بھی کم بنا تھا اس موقع پر بلاشبہ سب کو ہی زرتاشہ کی یاد آئی تھی

کچن میں بھی سب افسردہ سی ہی کھڑی تھیں کوئی دیکھ کر نہیں بتا سکتا تھا کہ کل ہی اس گھر میں شادی تھی

ناشتہ تیار کرنے کے بعد انہوں نے ناشتہ میز پر بلایا گھر کے سب مرد آکر بیٹھ چکے تھے سوائے دادا جان کے

کھانا لگانے کے بعد سب خواتین بھی آکر بیٹھ گئیں کچھ دیر بعد دادا جان بھی آچکے تھے

انہوں نے ایک نظر سب کو دیکھا سب کے چہرے پر ہی مایوسی تھی زرتاشہ اور مصطفیٰ کی  
انہیں بھی بہت یاد آرہی تھی

"کھانا شروع کرنے سے پہلے سب میرا ایک فیصلہ سن لیں"  
دادا جان کی بات پر سب نے ان کی طرف دیکھا

"آج کے بعد اس گھر میں نہ کوئی زرتاشہ اور مصطفیٰ کی بات کرے گا اور نہ کوئی ان کو یاد  
کرے گا"

فیصلہ سنا کر دادا جان نے ناشتہ شروع کر دیا

سب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور بے دلی سے ناشتہ کرنے لگے مومنہ سب سے ہی  
نظریں چرا رہی تھی

اس کے دل میں تو چور تھا اور اسکے اندر بیٹھا ضمیر اب اسے ملامت کرنا شروع کر دیا تھا لیکن وہ  
مسلسل اپنے ضمیر کی آواز کو دبا رہی تھی

دوپہر ہونے کے قریب تھی۔۔۔

مصطفیٰ فریش ہو کر باہر آیا زرتاشہ ابھی بھی سو رہی تھی

مصطفیٰ چلتا ہوا اس کے ساتھ بیڈ پر آکر بیٹھ گیا سوئی ہوئی زرتاشہ پر اسے بے حد پیار آیا

"میں تمہیں یہ تو کبھی نہیں بتاؤں گا کہ میں پہلے سے ہی تمہیں پسند کرتا تھا لیکن میں تمہیں ایک ایسی زندگی دوں گا جس میں تم ہمیشہ خوش رہو گی اپنے سارے غم بھول جاؤ گی"

اس نے دل میں ہی یہ سب کہا اور زرتاشہ کے منہ پر آتی آوارہ لٹ کو اس کے کان کے نیچے اڑتے اس پر جھکا اور اس کی پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھ دیے

اپنے چہرے پر کسی چیز کی جنبش محسوس کر کے زرتاشہ نے اپنی آنکھیں کھولی اس کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر اس نے آنکھیں پھاڑیں

زرتاشہ کو اٹھتا دیکھ کر وہ پیچھے ہوا اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا  
زرتاشہ بھی جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی اور اسے ہی دیکھنے لگی

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو" زرتاشہ کے مسلسل گھورنے پر اس نے پوچھا  
"کچھ نہیں" اس نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا

"اچھا اب اٹھ ہی گئی ہو تو فریش ہو جاؤ تمہارے سارے کپڑے الماری میں لٹکا دیے ہیں کوئی  
سے بھی پہن لو"

اس نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا  
زرتاشہ بھی اپنا بھاری جوڑا سنبھالتی بیڈ سے اٹھی اور الماری میں سے کپڑے نکالنے لگی

"اچھا میں باہر سے کچھ لینے جا رہا ہوں تم ڈرؤ گی تو نہیں" مصطفیٰ نے نظریں اپنے موبائل پر رکھتے  
ہوئے کہا

"نہیں" اس نے مختصر سا جواب دیا

مصطفیٰ بغیر اس سے کچھ کہے فون پر نظریں گاڑے کمریوں سے باہر نکل گیا  
"اسی ماریہ چڑیل کو ملنے گیا ہوگا" زرتاشہ نے جل کر کہا اس وقت ناجانے کہاں سے اسے ماریہ  
کا خیال آگیا تھا

کچھ دیر کے بعد زرتاشہ فریش ہو کر باہر آئی مصطفیٰ ابھی تک نہیں آیا تھا وہ شیشے کے سامنے آکر  
کھڑی ہو گئی

بے اختیار اسے گھر والوں کی یاد آئی ہزار روکنے پر بھی آنسو اس کے ضبط کو توڑتے ہوئے اس  
کی آنکھوں سے بہ نکلے

وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر شیشے کے سامنے کھڑی اپنی آواز کو روکتے رونے لگی

مصطفیٰ کمرے میں داخل ہوا زرتاشہ کو اس طرح روتے دیکھ دیکھ کر وہ پریشانی سے اس کی  
طرف آیا

"زرتاشہ---"

کندھوں سے پکڑ اس نے زرتاشہ کا چہرہ اپنی طرف کیا  
زرتاشہ کو روتا دیکھ کر اس کے دل سے ٹھیس اٹھی

اس نے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا اور اس اپنے ہاتھ کے انگوٹھوں  
سے اس کے آنسو صاف کرتا بولا

"زرتاشہ تمہیں ان لوگوں کی وجہ سے رونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جنہوں نے تم پر اعتبار  
ہی نہیں کیا۔۔۔۔۔ کوئی اور نہیں تو میں ہوں نا تمہارے ساتھ میں تمہیں اتنا پیار دوں گا کہ  
تمہیں کسی کی کمی محسوس نہیں ہوگی"

اس کی بات پر زرتاشہ نے اسکی طرف دیکھا  
مصطفیٰ نے مسکرا کر اسے دیکھ کر پوچھنے والے انداز میں سر ہلایا زرتاشہ نے بھی مسکرا کر  
اثبات میں سر ہلایا

"اچھا چلو میں سارا سامان لے آیا ہوں لہجہ بنا دو مجھے ناشتے کا ٹائم تو اب نکل چکا ہے"

مصطفیٰ نے اس کے چہرے سے اپنے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا

"لیکن-----مجھے تو کچھ بنانا نہیں آتا"

زرتاشہ نے معصومیت سے کہا

مصطفیٰ اس کی بات پر مسکرایا

"چلو میں سکھا دیتا ہوں آجاؤ" مصطفیٰ نے کمرے کے دروازے کی طرف جاتے ہوئے کہا

"آپ کو بنانا آتا ہے" زرتاشہ نے حیرانی سے کہا

"میں یہاں اکیلا رہتا تھا سارے کام کرنے آگئے ہیں"

یہ کہتا وہ کمرے سے باہر کی طرف گیا زرتاشہ بھی اس کے ساتھ چل پڑی

سالن تو میں لے آیا ہوں روٹی بنانی پڑے گی

مصطفیٰ نے فریج سے آٹا نکالتے کہا

زرتاشہ اس کے پاس آکر کھڑی ہو گئی  
مصطفیٰ نے آٹے کا پیڑا بنا کر پہلے اسے ہاتھ سے مسلا

زرتاشہ حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی  
اس نے روٹی پر بیلن رکھا اور زرتاشہ کو اشارے سے اپنے پاس بلایا

زرتاشہ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی  
"یہ لو" اس نے بیلن کی طرف اشارہ کیا

زرتاشہ نے اس کے کاتھ سے بیلن لے لیا اور بیلنے لگی  
لیکن اس سے بار بار خراب ہی ہو رہا تھا  
زرتاشہ نے معصوم سی صورت بنا کر اس کی طرف دیکھا

مصطفیٰ نے اپنا ایک ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا اور اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے اپنا دوسرا ہاتھ  
اس کے دوسرے ہاتھ پر رکھا اور اسے دیکھ بغیر آہستہ آہستہ ہاتھوں کو ہلانے لگا

اس کی حرکت پر زرتاشہ نے اس کی طرف دیکھا وہ کام میں ہی مصروف رہا زرتاشہ پھر سے بیلن کی طرف دیکھنے لگی

کچھ دیر کے بعد مصطفیٰ نے نظریں اس کے چہرے کی گھمائیں  
ناجانے اسے کیا سوچا وہ آہستہ آہستہ اپنا چہرہ اس کے بالوں میں۔ چھپانے لگا زرتاشہ اپنی گردن  
ٹیڑھی کر کے مزاحمت کرنے لگی

مصطفیٰ نے اس کی مزاحمت کی پرواہ کیے بغیر اپنے ہونٹ اس کی گردن پر رکھ دیے  
"مصطفیٰ زرتاشہ نے اس کو کوئی ماری  
اس کی کوئی مارنے پر مصطفیٰ پیچھے ہوا

"اچھا نہیں کرتا"

مصطفیٰ نے ہس کر کہا اور اپنا کام جاری رکھا

حادث اپنے کمرے میں کھڑا الماری میں سے کپڑے نکال رہا تھا

"میں نکال دیتی ہوں" مومنہ کی آواز پر اس نے مڑ کر اسے دیکھا  
"نہیں میں خود کر لوں گا"

حارث نے روکھے سے انداز میں اسے دیکھے بغیر کہا  
"حارث میں بیوی ہوں آپکی اتنا تو حق بنتا ہے آپ مانیں یا نہ مانیں رشتہ تو ہے ہمارے درمیان"  
مومنہ نے اپنے آنسوؤں کو ضبط کرتے ہوئے کہا

حارث ہاتھوں میں کپڑوں کا ایک جوڑا لیے اس کی طرف مڑا  
"جب میں تمہیں اپنی بیوی مانتا ہی نہیں ہوں تو کہاں کا رشتہ کون سا حق"  
حارث بس اتنا ہی کہتا چلنے کرنے چلا گیا

حارث کے جانے کے بعد مومنہ منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکیاں روکنے کی ناکام کوشش کرنے لگی

اس نے تو یہ سب اپنی خوشی کیلئے کیا تھا لیکن وہ یہ بھول گئی تھی دوسروں کو دکھ دے کر  
اپنی خوشی کی خواہش نہیں کی جاتی

زرتاشہ بیڈ پر بیٹھی موبائل کی طرف دیکھتے کسی گہری سوچ میں گم تھی  
مصطفیٰ بھی اسی کے ساتھ بیٹھا تھا  
"زرتاشہ۔۔" اس کو گہری سوچ میں دیکھ کر مصطفیٰ نے اسے پکارا

"ہاں۔۔" زرتاشہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا  
"کیا سوچ رہی ہو"  
"مصطفیٰ" زرتاشہ نے مصطفیٰ کی طرف دیکھا

"میں سوچ رہی ہوں دادا جان کو ہم پر اتنا بھی یقین نہیں تھا انہوں نے ایک دفعہ بھی ہمیں  
صفائی دینے کا موقع نہیں دیا حالانکہ وہ تو ہم دونوں کو جانتے تھے پھر بھی انہوں نے مومنہ کی  
باتوں پر اتنی آسانی سے یقین کیسے کر لیا"

زرتاشہ کی بات پر مصطفیٰ پھیکا سا مسکرایا اور زرتاشہ کے سامنے ہو کر بیٹھا  
"انہوں نے یقین کیا نہیں ان کو یقین کروایا گیا۔۔۔"

"میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ مومنہ ایسا بھی کر سکتی ہے"

زرتاشہ کی آنکھوں میں آنسو چھلکنے لگے

"میں نے کہا نا تم سے ایک دن سچائی سب کے سامنے آجائے گی ہم سب ایک دفعہ پھر اکٹھے ہونگے"

مصطفیٰ نے اس کا ہاتھ پکڑتے کہا

زرتاشہ اسکی طرف دیکھ کر پھیکا سا مسکرائی

"اچھا اب جلدی سے اٹھ کر تیار ہو جائے۔۔۔ میں نے تمہیں اپنے دوستوں سے ملوانے جانا ہے"

مصطفیٰ بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولا

"کون سے دوست" زرتاشہ نے وہیں بیٹھے سرونچا کر کے پوچھا

"آفس کے فرینڈز ہیں میرے تم تیار ہو جاؤ ہمیں جلدی نکلنا ہے اور ڈنر بھی وہیں سے کریں گے"

"ایک بات پوچھوں مصطفیٰ"

زرتاشہ نے اس کی باتوں کا جواب دیے بغیر سوال داغ دیا

"دو پوچھو"

مصطفیٰ نے مسکرا کر کہا

زرتاشہ بیڈ سے اٹھی اور اس کے سامنے آکر کھڑی ہوئی  
مصطفیٰ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا

"آپ کسی اور کو پسند کرتے ہیں کیا"

زرتاشہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا

"کیا۔۔۔ یہ کیا کہ رہی ہو یہ کیسا سوال ہے"

مصطفیٰ اس کے سوال سے الجھ کر بولا

"سوری۔۔ لیکن میں نے اس دن آپکی باتیں سنی تھی آپ کسی ماریہ سے بڑے پیار سے باتیں  
کر رہے تھے آپ پسند کرتے ہیں کیا اسے"

مصطفیٰ اس کے جواب میں کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اچانک اسے شرارت سو جھی

"تو آخر تمہیں پتہ چل ہی گیا۔۔۔ ایک نہ ایک دن تو پتا چلنا ہی تھا۔۔۔ خیر ابھی یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے جاؤ تیار ہو جاؤ"

مصطفیٰ نے ایک ناکام عاشق کا انداز اپناتے ہوئے ایسے بولا جیسے بہت بڑے راز سے پردہ اٹھ گیا ہو

زرتاشہ حیران نظروں سے اسے دیکھنے لگی

"آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا" زرتاشہ تو رونے والی ہو رہی تھی اور مصطفیٰ اس کی حالت کو انجوائے کر رہا تھا

"اب پتا چل گیا نا تمہیں۔۔۔ ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گے جلدی سے تیار ہو کر آجاؤ"

مصطفیٰ نے سیریس انداز میں کہا اور ہنسی چھپاتے دروازے کی طرف بڑھ گیا

زرتاشہ عجیب الجھی اور غصیلی نظروں سے اسے جاتا دیکھتی رہی

مصطفیٰ برآمدے میں صوفے پر بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا  
کچھ دیر کے بعد وہ تیار ہو کر باہر آئی مصطفیٰ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

مہرون کلر کے فراق میں، بال کھولے، ہلکا سا میک اپ کیے وہ نظر لگ جانے کی حد تک  
خوبصورت لگ رہی تھی اوپر سے اس کی معصومیت نے اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیئے  
تھے

مصطفیٰ اسے دیکھتے دیکھتے صوفے سے اٹھا اور پھر نظریں ہٹانا ہی بھول گیا  
زرتاشہ چلتی ہوئی اس کے سامنے آ کر کھڑی ہوئی مصطفیٰ کی نظریں ابھی ابھی اس پر ٹکی تھیں

"مصطفیٰ" زرتاشہ نے اس کے چہرے کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے کہا  
چٹکی کی آواز پر مصطفیٰ حواس کی دنیا میں واپس آیا اور چونک کر اسے دیکھا

"بہت پیاری لگ رہی ہو" اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے وہ بولا

زرتاشہ نے کوئی جواب نہ دیا اور منہ پھلا کر کھڑی ہو گئی  
مصطفیٰ اس کی اس حرکت پر مسکرایا  
"اچھا چلو دیر ہو رہی ہے سب انتظار کر رہے ہونگے"  
مصطفیٰ نے باہر کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا

"سب یا وہ ماریہ چڑیل"

زرتاشہ نے برا سا منہ بنا کر دل میں کہا اور اس کے پیچھے چل دی

ماریہ ریسٹورنٹ میں بیٹھی مصطفیٰ کا انتظار کر رہی تھی شانی بھی سپیشل آرڈر دینے گیا تھا تو وہ  
اکیلی ہی بیٹھی تھی

اتنے میں اسے مصطفیٰ ریسٹورنٹ میں داخل ہوتا دکھائی دیا اس کے ساتھ ایک لڑکی بھی تھی

"مصطفیٰ۔۔۔ ادھر" ماریہ نے اسے آواز دے کر بلایا  
ماریہ کی آواز پر مصطفیٰ نے اسے دیکھا اور اس کی طرف بڑھا زرتاشہ بھی سپاٹ چہرہ لیے اس کے  
پیچھے آرہی تھی

"آہ ہ کتنے دنوں بعد" ماریہ نے یہ کہتے ہوئے اسے ہاتھ ملایا  
"آ تو گیا نا" مصطفیٰ نے مسکرا کر کہا

"اور یہ۔۔۔ یہ زرتاشہ ہے" اس سے ملنے کے بعد ماریہ نے زرتاشہ کی طرف دیکھ کر کہا مصطفیٰ  
ان کو پہلے ہی سب بتا چکا تھا

"ہانجی میں زرتاشہ۔۔ مصطفیٰ کی بیوی" زرتاشہ نے اپنا تعارف خود کروانا مناسب سمجھا  
ماریہ نے جتنی نظروں سے مصطفیٰ کی طرف دیکھا  
اس نے اسے دیکھ کر کندھے اچکائے

"اور ماریہ میڈم۔۔۔ دوسروں کے شوہر پھسانے کی بجائے اور کیا کام کرتی ہیں آپ"

زرتاشہ نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا  
"کیا۔۔ کیا مطلب ہے آپکا"  
ماریہ نے الجھی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"ارے نہیں۔۔۔ ایسی باتوں کے مطلب آپ کو کہاں سمجھ آنے ہیں"  
زرتاشہ نے ٹیڑھے میڑھے منہ بنا کر کہا  
ماریہ نا سمجھی سے اسے دیکھتی ابھی کچھ کہنے ہی والی تھی کہ شانی وہاں آٹپکا

"ہیلو گائز"  
شانہ یہ کہتا مصطفیٰ کے گلے ملا زرتاشہ کو دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ یہ مصطفیٰ کی بیوی ہے  
"ہائے بھابھی" وہ اسے دیکھتے بولا  
زرتاشہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی

اس کو ایسے دیکھ کر شانی نے اپنا تعارف کرایا  
"میں شانی۔۔ مصطفیٰ کا دوست۔۔ ماریہ کا شوہر"

شانی کی آخری بات ہر زرتاشہ ٹھٹکی

"ماریہ --- کا --- شش --- شوہر ---"

اس نے اٹکتے ہوئے کہا

"او سوری" اس نے شرمندہ سی نظروں سے ماریہ کو دیکھتے ہوئے کہا اور کھا جانے والی نظروں سے مصطفیٰ کو دیکھا جو مسلسل اپنی ہنسی دبا رہا تھا

مصطفیٰ کو دیکھ کر ماریہ سمجھ گئی کہ اس نے ہی کوئی شرارت کی ہے

"اُس اوکے" ماریہ نے مسکرا کر کہا

"ہوا کیا ہے" شانی تجسس کے مارے ماریہ کے کان میں بولا

"گھر چل کے بتاتی ہوں"

ماریہ نے آہستہ سے کہا

"ہم کھڑیں کیوں ہیں آئیں بیٹھتے ہیں"

ماریہ نے کرسیوں کی طرف اشارہ کر کے کہا

اس کے کہنے پر چاروں اپنی اپنی جگہوں پر جا کر بیٹھ گئے

رات کے وقت مومنہ بیڈ سے ٹیک لگائے حادث کا انتظار کر رہی تھی  
اس کی آنکھیں بالکل خالی تھی وہ کہیں سے بھی نئی نوپلی دھن نہیں لگ رہی تھی

”کیا مل گیا تمہیں کسی اور کو تکلیف دے کر جو چاہتی تھی کیا وہ مل گیا؟ تم کیسے بھول گئی  
اپنے سکھ کیلئے دوسروں کو دکھ دینے والے کو کبھی سکھ نصیب نہیں ہوتا

اسکا ضمیر مسلسل اسے ملامت کیے جا رہا تھا  
ضمیر کی آواز اور حادث کا رویہ اسے اپنا جرم قبول کرنے کیلئے مجبور کر رہا تھا

یہی سوتے سوتے اس نے آنکھیں بند کیں اور ناجانے کب اسے نیند آگئی

اس کے سونے کے بعد حادث کمرے میں آیا ایک نظر اسے دیکھا اور اپنا تکیہ اٹھاتا صوفے پر جا  
کر لیٹ گیا

ڈنر کے بعد وہ دونوں گھر واپس آئے زرتاشہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنی چوڑیاں اتار رہی تھی

مصطفیٰ اس کے پیچھے آکر کھڑا ہوا اور محبت پاش نظروں سے اسے دیکھنے لگا  
"اگتنے وہ ہیں نا آپ--- آپنے بتایا کیوں نہیں کہ ماریہ شادی شدہ ہے"  
زرتاشہ نے شیشے میں سے اسے دیکھتے مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے کہا

مصطفیٰ اسکی بات پر مسکرایا اور کندھوں سے پکڑ کر اس کا چہرہ اپنی طرف موڑا  
"تمہیں میرے لیے ایسے جیلس ہوتے دیکھ کر مجھے اچھا لگ رہا ہے"  
وہ زرتاشہ کی آنکھوں میں دیکھتے بولا

"آپ سے کس نے کہ دیا کہ میں جیلس ہو رہی تھی"  
زرتاشہ نے انجان بنتے ہوئے کہا

"اچھا جی"

مصطفیٰ نے یہ کہہ کر اسے کمر سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

"تو تم جیل میں ہو رہی تھی"

وہ شرارتی نظروں سے اسے دیکھتے بولا

"بلکل بھی نہیں" زرتاشہ نے دونوں ہاتھ اس کے کندھوں پر رکھتے ہوئے کہا

"تو مطلب میں دوسری شادی کر سکتا ہوں"

"اب اس کا یہ بھی مطلب نہیں ہے" زرتاشہ نے گھبراتے ہوئے کہا

اس کی بات پر مصطفیٰ ہنسا

"مصطفیٰ بہت رات ہو گئی ہے اب ہمیں سو جانا چاہیے"

زرتاشہ نے اس کی گرفت سے نکلتے ہوئے کہا اور بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی

"بہت ہی کوئی ان رونٹک ہو تم" مصطفیٰ نے بیڈ کی دوسری سائیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا اس کی بات پر زرتاشہ صرف مسکرائی

زرتاشہ نے کمبل اوڑھا اور بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھتی دیوار کو گھورنے لگی  
مصطفیٰ بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا

"مصطفیٰ"

زرتاشہ نے دیوار کو دیکھ کر پکارا  
"ہمم" مصطفیٰ نے اسے دیکھ کر کہا  
"اس دن مجھے لگا تھا سب ختم ہو گیا ہے سب نے مجھ سے رشتہ توڑ دیا ہے میں بالکل اکیلی رہ گئی ہوں"

بات کرتے کرتے زرتاشہ نے مصطفیٰ کی طرف دیکھا  
"لیکن تمہیں دیکھ کر یقین ہو گیا ہے کہ اللہ کبھی اپنے بندے کو اکیلا نہیں چھوڑتا  
تم نے مجھے تب سنبھالا جب سب میرے خلاف تھے  
تھینکیو مصطفیٰ"

آخری بات کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے

"تمہارا تھینکس میری زندگی میں آنے کیلئے"  
مصطفیٰ نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

زرتاشہ اسے دیکھ کر مسکرائی اور اس کے کندھے پر سر رکھ دیا

"زرتاشہ میں جا رہا ہوں آفس ناشتہ بنا دیا ہے کر لینا"  
مصطفیٰ نے اپنے شرٹ کے کالر ٹھیک کرتے ہوئے سوئی ہوئی زرتاشہ سے کہا

اس کی آواز پر زرتاشہ اٹھی اور گھڑی کی طرف دیکھا  
"اتنی جلدی کیوں جا رہے ہیں آپ ابھی تو صرف 8 بجے ہیں"

"اتنی جلدی نہیں ہے بیگم میں آفس کیلئے لیٹ ہو رہا ہوں"  
مصطفیٰ نے اپنا آفس بیگ اٹھاتے ہوئے کہا  
"اچھا آئیں گے کب تک"

زرتاشہ نے اسے دیکھ کر کہا  
مصطفیٰ چلتا ہوا اس کے سامنے آکر کھڑا ہوا  
"شام کو آجاؤں گا واپس تب تک اپنا خیال رکھنا"  
اپنی پیار کی مہر اس کی پیشانی پر ثبت کرتا وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھتا آفس کیلئے نکل گیا

زرتاشہ نے بھی مسکرا کر اسے الوداع کہا اور اس کے جانے کے بعد پھر سے سو گئی

مومنہ آج حادث کے اٹھنے سے پہلے ہی اٹھ گئی تھی اور کمرے کی صفائی کرنے کے بہانے  
اس کے اٹھنے کا انتظار کرنے لگی

کچھ دیر کے بعد حادث کی آنکھ کھلی وہ صوفے سے اٹھا مومنہ پر ایک طائرانہ نظر ڈال کر منہ  
دھونے چلا گیا

مومنہ وہیں بیڈ پر بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگی

وہ منہ ہاتھ دھو کر باہر آیا اور مومنہ کو نظر انداز کرتا شیشے کے سامنے جا کھڑا ہوا

مومنہ بیڈ سے اٹھی اور اس کے پیچھے جا کھڑی ہوئی  
"حادث" مومنہ کی آواز پر حادث نے مر کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"وہ--- میں سوچ رہی تھی--- آج ہم دونوں کہیں باہر چلتے ہیں--- جب سے شادی ہوئی ہے  
ہم کہیں گئے ہی نہیں"

اپنی خواہش ظاہر کر کے مومنہ امید بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگی  
"نہیں مجھے نہیں جانا"

حادث نے اس کی بات کو مکمل انکسور کرتے ہوئے کہا

"لیکن کیوں"

"بس نہیں جانا تو نہیں جانا تو نہیں جانا"

حادث نے بیزاری سے کہا اور وہاں سے جانے لگا

"حارث---آپ زرتاشہ کی وجہ سے میرے ساتھ کیوں ایسا کر رہے ہیں---غلطی اس نے کی ہے آپ اس کی غلطی کی سزا مجھے کیوں دے رہے ہیں"

مومنہ نے آنکھوں میں آنسو لیے کہا

"میں کسی کی غلطی کی سزا کسی کو نہیں دے رہا اور پلیز یہ بیویوں والی فرمائشیں آئندہ مت کرنا"

حارث سپاٹ لہجے میں کہتا کمرے سے باہر چلا گیا

اس کے جانے کے کچھ دیر بعد مومنہ نے اپنے آنسو صاف کیے اور وہ بھی باہر کی طرف چل پڑی

گھر کے سارے مرد لاؤنج میں بیٹھے تھے حارث بھی ان کے ساتھ بیٹھا تھا

مومنہ ان کو ایک نظر دیکھتی تسنیم بیگم کے کمرے کی طرف چلی گئی

"سناٹی امی"

"جی بیٹا"

تسنیم بیگم جو اپنے کمرے کے بیڈ کی چادر ٹھیک کر رہی تھیں اسے دیکھ کر اس کی طرف آئیں  
"مجھے آپ سب سے کچھ بات کرنی ہے آپ پلیز ایک منٹ لاؤنج میں آئیں گی"  
مومنہ نے سادہ سے لہجے میں کہا

"ہاں بیٹا کیوں نہیں۔۔۔ لیکن کیا بات کرنی ہے تم نے"  
وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے پوچھنے لگیں

"آپ آجائیں وہیں آپ کو پتا چل جائے گا"  
مومنہ ان سے یہ کہتی کمرے سے باہر چلی گئی

فضا اور تبسم بیگم کو بھی اس نے بلالیا تھا  
گھر کے سبھی لوگ اب لاؤنج میں بیٹھے تھے مومنہ سر جھکائے ان کے سامنے کھڑی تھی

"مجھے آپ لوگوں سے بہت ضروری بات کرنی ہے"  
یہ کہہ کر اس نے ایک نظر سب کو دیکھا سب سوالیہ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے

اچانک سے ہی وہ رونے لگی اور روتے روتے بولی

"میں جانتی ہوں مجھے یہ سب نہیں کرنا چاہیے تھا حادث کی محبت میں میں اندھی ہو گئی تھی اسوقت مجھے اور کچھ نہیں سوچھا

اس دن مصطفیٰ بھائی کو زرتاشہ کے کمرے میں میں نے ہی بھیجا تھا اور پھر آپ کو آکر من گھڑت کہانی سنادی تاکہ زرتاشہ اور حادث کی شادی رک جائے

میں نے یہ سب حادث کو پانے کیلئے کیا تھا لیکن میں بھول گئی تھی کہ جو رشتہ مجھوٹ کا سہارا لے کر بنایا جاتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا میں نے جھوٹ بول کر حادث کو پا تو لیا لیکن وہ میرا نہیں ہوسکا"

مومنہ کی بات پر سارے گھر والوں کے چہرے پر ایک رنگ آتا اور ایک جاتا تھا سب بے یقینی سے اسے دیکھ رہے تھے

اس کی بات ختم ہونے کے بعد حادث غصے سے اس کی طرف آیا اور ایک ذناٹے دار تھپڑ اس کے منہ پر مارا

"تمہیں زرا شرم نہیں آئی یہ سب کرتے ہوئے ایک دفعہ میرے بارے میں تو سوچ لیتی اب کیا ہو گیا میں تمہارا"

حادث نے یہ کہ کر غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی اس سے اور کچھ نہ کہا گیا اور وہ نفرت سے اسے دیکھتا سیڑھیاں چڑھتا اوپر چلا گیا

دادا جان اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے  
سارے گھر والے تو سکتے کے عالم میں کھڑے تھے  
"ایک دفعہ تو اس کے بارے میں سوچ لیتی تمہاری بہنوں کی طرح تھی وہ اور تم نے اتنی بڑی  
تممت لگادی اس پر"  
فضا بیگم نے نفرت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

دادا جان صوفے پر دل پر ہاتھ رکھ کر صوفے پر ڈھے سے گئے  
سب پریشانی سے ان کی طرف بڑھے  
"ٹھیک ہوں میں"

دادا جان نے انہیں روکتے ہوئے کہا  
"دادا جان پلیز مجھے معاف کر دیں۔۔۔"

اس سے پہلے کہ مومنہ کچھ اور کہتی دادا جان نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روکتے ہوئے کہا

"چلی جاؤ یہاں سے۔۔۔۔ میں تمہاری شکل نہیں دیکھنا چاہتا"

یہ انہوں نے کتنے ضبط سے کہا وہ صرف وہی جانتے تھے مومنہ نے ایک نظر سب کو دیکھا سب نفرت سے اسے ہی دیکھ رہے تھے

مومنہ ان سب کو دیکھتی روتی ہوئی سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی

"یہ کیا کر دیا ہم نے۔۔۔۔ ہم نے ایک دفعہ بھی ان کی بات نہیں سنی تھی۔۔۔ ہماری سب سے بڑی غلطی یہی ہے ہم نے اپنی اولاد کو پیار تو دیا لیکن اعتبار نہیں دیا۔۔۔ دادا جان نے افسردگی سے کہا

"ابا جان آپ سنبھالیں خود کو۔۔۔"

"اب تو سچ سب کے سامنے آگیا ہے۔۔۔ اب تو ہم اپنے بچوں کو گھر لاسکتے ہیں"

تسنیم بیگم نے انہیں سنبھالتے ہوئے امید بھرے لہجے میں کہا

"پتا نہیں وہ ہمیں معاف کریں گے یا نہیں"

"اباجان---مجھے یقین ہے وہ ضرور معاف کر دیں گے ہمیں"

فضا بیگم نے ایک امید باندھنی چاہی وہ خود کو ہی تسلی دے رہی تھیں

دادا جان نے ان کی طرف دیکھا اور پھر اثبات میں سر ہلا دیا

حادثہ اپنے کمرے میں بیٹھا تھا آنسو ایک کے بعد ایک اس کے آنکھوں سے جاری تھے مومنہ کمرے میں آئی حادثہ کے آنسو دیکھ کر اسے خود سے ہی نفرت ہوئی اس کی خود غرضی نے ایک مرد کو رونے پر مجبور کر دیا تھا

وہ چلتی ہوئی آئی اور اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی اسے دیکھ کر حادثہ نے اپنی آنکھیں بند کر لیں "حادثہ پلیز مجھے معاف کر دو میں نے بہت غلطی کی ہے لیکن اب مجھے اس غلطی کا احساس ہو گیا ہے"

مومنہ اس کے ایک ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر روتے ہوئے کہا

حارث نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اس کی آنکھیں بالکل لال ہو چکی تھیں  
"تم نے اچھا نہیں کیا مومنہ۔۔۔ اور میں نے۔۔ میں نے نہ اپنے بھائی پر یقین کیا اور نہ  
زرتاشہ پر

غلطی میری بھی ہے۔۔۔ اس سے پیار کے دعوے تو میں بہت کرتا تھا لیکن میں نے اس پر  
اعتبار نہیں کیا"

حارث سے اس سے زیادہ نہ بولا گیا

"حارث پلیز۔۔۔ آپ خود کو غلط مت کہیں میں اگر جانتی ہوتی کہ میری وجہ سے یہ سب  
ہو جائے گا تو میں کبھی ایسا نہ کرتی"  
یہ کہتے مومنہ نے اس کے ہاتھوں پر سر رکھا اور پھوٹ پھوٹ کر رودی  
حارث بھی آج اپنے آنسو نہ روک سکا

دادا جان نے اس سے لگے دن زرتاشہ اور مصطفیٰ کی طرف جانے کا فیصلہ کیا تھا

سب لوگ جانے کیلئے تیار کھڑے تھے حادث بھی انہی کے ساتھ تھا  
اتنے میں مومنہ نیچے آئی سب نے اسے نظر انداز کیا

وہ ان سب کے سامنے آکر کھڑی ہوئی اور اپنے ہاتھ جوڑ کر بولی  
"آپ لوگ تو مجھے معاف کر دیں۔۔۔ آپ لوگ مجھے معاف نہیں کریں گے تو میں مصطفیٰ بھائی  
اور زرتاشہ سے کس منہ سے معافی مانگوں گی"

اپنی بات کر کے اس نے امید بھری آنکھوں سے سب کی طرف دیکھا

تسنیم بیگم بھری آنکھوں کے ساتھ اس کی طرف آئیں اور اس کے ہاتھوں کو پکڑا اور اس کو  
اپنے سینے سے لگایا مومنہ ان کے سینے سے لگ کر رو دی

سب گھر والوں نے تر آنکھوں سے انہیں روتے دیکھا سب دل سے مومنہ کو معاف کر چکے تھے  
سوائے حادث کے

کچھ دیر کے بعد وہ سب کراچی کیلئے روانہ ہو گئے

زرتاشہ کچن میں کھڑی اپنی مہارتیں آزمانے میں مصروف تھی۔۔۔۔ بنانا تو اس کو کچھ نہیں آتا تھا لیکن مصطفیٰ کے انتظار میں اس کا وقت نہیں کٹ رہا تھا تو وہ ٹائم پاس کیلئے کچن میں آگئی

ابھی وہ کچن میں ہی کھڑی تھی کہ مصطفیٰ نے پیچھے سے آکر اسے اپنے حصار میں لیا "آگئے آپ۔۔۔"

"نہیں ابھی راستے میں ہوں" مصطفیٰ نے اس کے سوال پر ٹونٹ مارتے ہوئے کہا

وہ اس کی باہوں کے گھیرے میں کی مڑی اور اس کی طرف دیکھا "تو جلدی سے آجائیں۔۔ میں آپکا انتظار کر رہی ہوں" اس کے کندھوں پر اپنے ہاتھوں کو رکھتی وہ بولی

"ہم آگئے حضور" وہ اس کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکا کر بولا زرتاشہ مسکرائی

وہ اس کے لبوں پر جھکا زرتاشہ نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اس سے پہلے کہ وہ کوئی جسارت کرتا  
ان کے فلیٹ کی بیل بچنا شروع ہو گئی

"یہ اتنے غلط ٹائم کون آگیا" مصطفیٰ نے کوفت سے کہا

"جا کر دیکھیں دروازے پر" زرتاشہ نے ہنستے ہوئے کہا  
مصطفیٰ نے اس کو چھوڑا اور جا کر دروازہ کھولا

"دادا جان۔۔۔ آپ" مصطفیٰ کی یہ آواز سن کر زرتاشہ بھی دروازے کی طرف بھاگی  
اپنے دروازے پر اپنے سارے گھر والوں کو دیکھ کر ایک لمحے کو تو اسے یقین ہی نہ آیا

"آئیں نہ اندر آئیں" مصطفیٰ نے خوش دلی سے انہیں اندر بلایا سب چہرے پر ندامت لیے اندر  
آئے

"امی" زرتاشہ سب سے پہلے اپنی ماں کے اور پھر قادر صاحب کے گلے لگی

"بیٹا۔۔۔ ہمیں معاف کر دو۔۔۔ ہم نے تم دونوں کو غلط سمجھا" دادا جان نے ندامت سے کہا

"ارے نہیں دادا جان آپ پلیز ایسا مت سوچیں۔۔" مصطفیٰ نے ان کے پاس آتے ہوئے کہا  
"مصطفیٰ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔۔ آپ لوگوں کی جگہ کوئی بھی ہوتا تو وہ یہی کرتا" زرتاشہ نے  
سب کو دیکھتے ہوئے کہا

اس کی بات پر سب مسکرائے  
"زرتاشہ۔۔ مصطفیٰ بھائی" مومنہ کی آواز پر دونوں اس کی طرف متوجہ ہوئے

ان کے سامنے بھی مومنہ نے ہاتھ جوڑ لیے  
"معاف کر دیں۔۔۔" وہ بس اتنا ہی بول سکی مصطفیٰ نے زرتاشہ نے مصطفیٰ کی طرف دیکھا اور  
اس کے اشارے پر مومنہ کو گلے لگا لیا

"جب ہم نے سب کو معاف کر دیا تو تم کیا سب سے الگ ہو" مصطفیٰ نے پیار سے اسے  
دیکھتے کہا

اس کے بعد سب لوگوں نے وہ دن انہی کے فلیٹ میں گزارا اور اگلے دن مصطفیٰ اور زرتاشہ کو لے کر وہ واپسی پر نکل پڑے

بابر بلوچ کی حویلی میں آج پھر سے وہی رونق تھی۔۔۔ کیوں نہ ہوتی ان کی زرتاشہ جو واپس آگئی تھی

زرتاشہ اور مومنہ میں نوک جھونک پھر سے شروع ہو گئی تھی اور اب اس نوک جھونک میں مصطفیٰ بھی شامل تھا لیکن حارث مسلسل مومنہ کو اگنور کر رہا تھا اور یہ بات تسنیم بیگم نے بخوبی نوٹ کی تھا

"حارث"

وہ چاروں کھڑے خوش گپیوں میں مصروف تھے کہ تسنیم بیگم نے حارث کو پکارا "جی امی۔۔" ان کی آواز پر حارث انکی طرف متوجہ ہوا

"ایک منٹ میرے کمرے میں آکر میری بات سننا زرا"

وہ کہتیں اپنے کمرے کی طرف چل پڑیں حادث بھی ان کے پیچھے پیچھے چل پڑا

کمرے میں پہنچ کر تسنیم بیگم ایک کرسی پر بیٹھ گئیں اور حادث کو اپنے سامنے بیٹھنے کا کہا  
حادث چلتا ہوا ان کے سامنے آکر بیٹھ گیا  
اور سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھنے لگا

"بیٹا۔۔۔۔۔ تم نے ابھی تک مومنہ کو معاف نہیں کیا" تسنیم بیگم نے اسے دیکھتے پوچھا

ان کی بات پر حادث نے سر جھکا لیا

"کیوں۔۔۔۔۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس نے غلطی کی اور اتنی جلدی معافی کے قابل بھی نہیں ہے

-- لیکن بیٹا اسے اب اپنی غلطی کا احساس ہے۔۔۔۔۔ انسان اگر خدا کی بھی نافرمانی کرے اور

اسے اپنی غلطی کا صرف احساس ہو جائے تو اللہ اسے معاف کر دیتا ہے۔۔۔۔۔ تو تم کون ہوتے

ہو اسے نہ معاف کرنے والے۔۔۔۔۔"

حادث غور سے ان کی باتوں کو سن رہا تھا

تسنیم بیگم نے ایک سانس لی اور اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا

"دیکھو بیٹا۔۔۔ زرتاشہ اگر تمہاری قسمت میں ہوتی تو کوئی تم دونوں کو الگ نہیں کر سکتا تھا لیکن وہ تمہارے بھائی کی قسمت میں تھی۔۔۔ اب مومنہ کے ساتھ اپنے رشتے کو قسمت کا لکھا سمجھ کر قبول کرلو اس کا گناہ اتنا بڑا بھی نہیں ہے"

تسنیم بیگم نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا اور اپنی ختم کر کے اسے سوچوں میں گم پایا

"جاؤ۔۔۔ اور جا کر ایسی زندگی جیو جو تم دونوں کا حق ہے"

حارث نے ابھی نظروں سے ان کی طرف دیکھا

تسنیم بیگم نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا

وہ انہیں مسکرا کر دیکھتا اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا

کچھ دنوں بعد زرتاشہ اور مصطفیٰ بھی اپنے فلیٹ واپس چلے گئے تھے

رات کا وقت تھا زرتاشہ آنکھیں بند کیے گزرے وقت کے بارے میں سوچ رہی تھی مصطفیٰ اس کے ساتھ اپنی سائیڈ آکر بیٹھ گیا

"سو گئی ہو" وہ اس کی آنکھیں بند دیکھ کر پوچھ بیٹھا

"ہانجی۔۔" اس نے آنکھیں بند کیے جواب دیا

مصطفیٰ اس کی بات پر مسکرایا اور بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا

زرتاشہ اٹھی اور اس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے بولی

"مصطفیٰ۔۔۔ ایک بات پوچھوں۔۔"

"پوچھو۔۔"

"آپ شادی سے پہلے مجھے پسند کرتے تھے۔۔"

زرتاشہ نے سامنے دیکھتی اپنی بات کی

"تم سے کس نے کہا۔۔۔"

مصطفیٰ بات چھپاتے بولا

"پتا چل جاتا ہے مصطفیٰ۔۔۔ مجھے بہت پہلے ہی لگا تھا لیکن جب سے آپ کی اور ماریہ کی بات

سنی تھی تو مجھے لگا میں غلط ہوں۔۔۔"

مصطفیٰ نے کندھے سے پکڑ کر اس کا چہرہ اپنی طرف کیا

"میں تمہیں پہلے سے ہی پسند کرتا تھا لیکن اپنے بھائی کی وجہ سے چپ تھا۔۔۔ لیکن اللہ نے تو

تمہیں ہی رکھا تھا میرے لیے۔۔۔" یہ کہتے اس نے زرتاشہ کے ماتھے پر اپنے پیار کی مہر ثبت کی

زرتاشہ نے مسکرا کر دیکھا اور دوبارہ اس کے کندھے پر سر رکھ دیا مصطفیٰ نے اسے اپنے حصار میں لے لیا

حارث نے ابھی تک مومنہ کو معاف نہیں کیا تھا البتہ اب اسکا رویہ کچھ بہتر ہو گیا تھا اس دن حارث صوفے پر بیٹھا بیڈ پر بیٹھی مومنہ کو نظر انداز کیے ہوئے تھا مومنہ سے اس کا نظر انداز کیا جانا برداشت نہ ہوا وہ اٹھی اور اس کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی

"حارث۔۔۔۔"

"ہمم۔۔۔۔" مومنہ کے بلانے پر حارث اس کی طرف متوجہ ہوا

"حارث۔۔۔۔ مجھے پتا ہے میرا جرم معافی کے قابل نہیں ہے میں یہ بھی نہیں کہوں گی کہ تم مجھے معاف کر دو۔۔۔۔ بس مجھے اپنی بیوی کا درجہ دے دو۔۔۔۔ میں خود سے کبھی کوئی حق نہیں مانگوں گی۔۔۔۔ بس مجھے چھوڑنا مت میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔۔۔"

مومنہ نے منت کرتے ہوئے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا

ماں کی باتوں اور کچھ مومنہ کے آنسوؤں سے اس کا دل نرم ہو ہی چکا تھا

اس نے اپنا دوسرا ہاتھ مومنہ کے ہاتھ پر رکھا اور اثبات میں سر ہلایا

(دو سال بعد)

"مصطفیٰ سنبھالو اپنے صاحبزادے کو۔۔۔ مجھے ناشتہ نہیں بنانے دے رہا مجھے"  
زرتاشہ نے اپنے ڈیڑھ سالہ بیٹے احد کو بیڈ پر رکھتے ہوئے کہا

"میں نہیں سنبھال رہا مجھے آفس جانا ہے"

مصطفیٰ نے بہانہ بناتے ہوئے کہا

"مصطفیٰ زرتاشہ نے اس کو آنکھیں دکھائیں

"اچھا اٹھاتا ہوں" مصطفیٰ نے معصوم سا منہ بنا کر کہا اور احد کو اٹھا لیا

"اوہ وہ۔۔۔ تم بھی اپنی ماما کی طرح اتنا کھاتے ہو۔۔۔ ابھی سے اتنے بھاری ہو گئے"

مصطفیٰ نے یہ کہہ کر زبان دانتوں کے نیچے دبائی

باہر جاتی زرتاشہ نے مڑ کر اسے گھورا

"اچھا نہیں کہتا"

مصطفیٰ نے ایک ہاتھ سے کان پکڑ کر کیا

اس کی اس حرکت پر زرتاشہ مسکرا دی

"سر پرائز" مومنہ کی آواز پر دونوں نے چونک کر اسے دیکھا  
"مومنہ تم بتائے بغیر ہی آگئی" زرتاشہ نے مومنہ کو ملتے ہوئے کہا اس کے پیچھے سارے گھر  
والے بھی تھے

حارث مصطفیٰ کو آکر ملا وہ مومنہ کو اپنی بیوی تو مان چکا تھا لیکن اسے معاف نہیں کیا تھا  
کیونکہ کچھ غلطیوں کی معافی نہیں ہوا کرتی

دادا جان نے مصطفیٰ اور زرتاشہ دونوں کے سر پر ہاتھ رکھا  
زرتاشہ نے تسنیم بیگم کے ہاتھ سے مومنہ کی ایک سال کی بیٹی فریحہ کو لیا  
مومنہ احد کو ہاتھ میں لیے اس کے پاس آئی  
"یہ تو بالکل مجھ پر پر گیا ہے" مومنہ نے احد کو پیار کرتے ہوئے کہا  
"اور یہ بالکل مجھ پر۔۔۔ ناک تو بالکل میرے والی ہے" زرتاشہ نے فریحہ کا ہاتھ چومتے ہوئے کہا

"یہ نیا لاجک ہے بچے خوبصورت ہوں تو ماں پر گئے کیں اور خوبصورت نہ ہوں تو باپ پر"

حارث کی اس بات پر سب کا مشترکہ قہقہہ بلند ہوا

